

<https://famousurdunovels.blogspot.com/>

سایہ محبت



خدیجہ شکیل

<http://primenovels.blogspot.com/>

مکمل ناول

"آپنی کتنی پیاری یونیورسٹی ہے ناں" سفہاء نے ستائشی نظروں سے یونیورسٹی کو دیکھا

"ہاں اور بڑی بھی" وجیہا بھی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی آج یونی میں انکا پہلا دن تھا سفہاء اور وجیہا نے بڑی مشکل سے اپنے والد یوسف صاحب کو اس یونیورسٹی کے لیے راضی کیا تھا وہ اپنی بیٹیوں کو جوان کی کل کائنات تھیں اتنی دور نہیں بھیجنا چاہتے تھے کراچی کے حالات میں وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ دونوں روز اتنی دور آئیں لیکن تعلیم بھی ضروری تھی آخر کار انہوں نے اپنی بیٹیوں کی "بابا اسی یونی جانا ہے" کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال لیے تھے انہیں یقین تھا کہ وجیہا ہے تو کیا فکر وہ سمجھدار تھی چھوٹی عمر سے گھر سنبھالتی آرہی تھی جب اسکی امی کا انتقال ہوا تو وہ چودہ سال کی تھی اوڑ سفہاء نو سال کی....

"چلو میرا ڈیپارٹمنٹ تو آگیا میں جا رہی ہوں" میڈیکل ڈیپارٹمنٹ آیا تو وجیہا سفہاء کو ہدایات دیتی اندر کی طرف بڑھ گئی

فزکس کی کلاس ختم ہوئی تو اس نے نوٹ بوک بند کی اسکی ساتھ والی بیچ خالی تھی کلاس میں ایک طرف لڑکے بیٹھے تھے تو دوسری طرف لڑکیاں کچھ لڑکیوں کو اس نے لڑکوں سے ہاتھ ملاتا دیکھ کر اسنے بیزاری سی منہ موڑا تو اسکی نظر ایک لڑکے ٹکرائی وہ لڑکا مسکرایا تو اسکی بگڑی شکل مزید بگڑ گئی اسنے دوبارہ نوٹ بوک کھول لی....

"اسلام علیکم" ایک لڑکی اسکے برابر آ بیٹھی

"وعلیکم اسلام" وجیہا نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے جواب دیا وہ قمیض شلواری میں ملبوس تھی اور اسکا رخ چہرہ کے گرد سلیقے سے لپٹا تھا جبکہ وجیہا عبائے میں بیٹھی وہ بغیر عبائے گھر سے نہ نکلتی تھی جبکہ سفہاء چادر لے کر جیسے احسان کرتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف تھیں

"میں بھی آپ کی طرح اکیلی بیٹھی تھی سوچا ساتھ بیٹھ جاؤں" اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو وجیہا بھی مسکرا دی

"میرا نام ساریہ خان ہے اور میں یہاں اسلام آباد سے پڑھنے آئی ہوں" اس لڑکی نے اپنا مختصر تعارف کرایا

"میرا نام وجیہا علی ہے یہیں کراچی سے ہوں" وجیہا نے بھی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ تعارف کرایا

"friends?" ساریہ نے آنکھ دباتے ہوئے کہا

"sure" وجیہا بھی مسکرا دی

سر کلاس میں داخل ہوئے تو ان دونوں نے کتابیں کھول لیں کلاس لینے کے بعد وہ ساریہ کے ساتھ ہی کلاس سے نکلی اسے سفہاء کی تلاش تھی وہ ساریہ کو لے کر انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی وہ ساریہ کو سفہاء سے ملوا کر اور سفہاء کی دوستوں سے مل کر ساریہ کے ساتھ کینیٹین آگئی بریک نہ ہونے کی وجہ سے رش بہت کم تھا ان کے آس پاس کی ٹیبلز خالی تھیں

"اور سناؤ کتنی بہن بھائی ہو" ساریہ باتونی تھی جبکہ وجیہا کم گو

"گھر میں بس بابا ہیں اور سفہاء ہیں ماما کے انتقال کو کئی سال ہو گئے جب سفہاء نو سال کی تھی بھائی نہیں ہے"

وجیہا نے بتایا تو ساریہ کو افسوس ہوا

"میں اور ایک بھائی ہیں بڑے اور ماما پاپا ہمارا اپنا بزنس ہے بھائی اور پاپا سنبھالتے ہیں" ساریہ نے تفصیل بتائی

"میرے بابا کالج میں پروفیسر ہیں" وجیہا نے مسکراتے ہوئے کہا "واہ پھر تو پڑھائی میں مسئلہ ہی نہیں ہوتا ہو گا ناں"

ساریہ نے جلدی سے پوچھا تو وجیہا نے اثبات میں سر ہلادیا

"آآ آہ کیا پرفیوم ہے" ساریہ نے خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے دوسری ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں ابھی ابھی دو

لڑکے آکر بیٹھے تھے پرفیوم وہ اس پرفیوم کی دوکان کو نہ دیکھ پائی تھی کیونکہ اسکی پشت ساریہ کی جانب تھی البتہ

خوشبو والے کا دوست دانت نکالے ساریہ کو دیکھ رہا تھا اسنے ناگواری سے گردن آگے موڑ لی

"پاگل" وجیہا نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ تھام لیا جبکہ ساریہ برگر کھانے لگی....

تھرڈ ایئر والوں کا آج پہلا دن تھا تبھی آج رش معمول سے زیادہ لگ رہا تھا۔ وہ کار پارک کر کے کلاس کی طرف بڑھا

تو ایک لڑکا اس کے سامنے آیا "بھائی یہ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کس طرف ہے؟" اس نے اشارے سے لڑکے کو

بتایا تو وہ شکریہ کہتا آگے بڑھ گیا اور بس پھر کیا تھا کلاس تک پہنچتے پہنچتے کوئی دس لوگ اس سے اپنی مطلوبہ جگہ پوچھ

چکے تھے۔ وہ بیزار سی شکل بنائے کلاس میں داخل ہوا تو اریہ سے ٹکراؤ ہوا وہ اسے دیکھ کر مسکرائی اسکی بگڑی شکل

اور بگڑ گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی سیٹ تک پہنچا جہاں وہ نکما کتاب میں سر دیئے بیٹھا تھا۔ وہ لوگ اسکول کے

زمانے کے دوست تھے اور اب وہ میڈیکل کے دوسرے سال میں تھے۔

"کتنی تیاری ہوئی؟" وہاں نے بیگ بیچ پر رکھا۔ احد نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا "لوگوں کو شرم تو آتی نہیں

ہے اپنا کام دوسروں سے کرواتے ہوئے اب بندہ اپنا کام کرے یا ان نوابوں کا" احد جو کب سے بھرا بیٹھا تھا بول

پڑا۔

"ہاں بیٹا دکھا دے اپنی اوقات پہلی بار زندگی میں کوئی کام کہا ہے اس پر بھی موت آرہی ہے۔ وریشہ آپ کی شادی نہ ہوتی تو کبھی نہ لیتا تیرا احسان۔" وہاں بھی تپ گیا تھا۔

"ہاہا ہاہا" احد ان لڑکیوں کی کسی بات پر ہنسا تو وہاں نے اشارے سے وجہ پوچھی۔ "ایسے ہنس کیوں رہے ہو گدھوں کی طرح؟" وہاں کو اس کا یوں بلا وجہ ہنسا پسند نہیں آیا تھا۔

"تو بھی اگر اس لڑکی کی بات سنتا تو ضرور ہنستا۔" احد نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو وہاں کی طرف پیٹھ کیئے بیٹھی تھی۔ "کیا کہہ رہی تھی؟" وہاں نے نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ ہی لیا۔ "کہہ رہی تھی آہ کیا پر فیوم ہے اور پھر اس نے تجھے دیکھا تھا پر تو اسکی طرف پیٹھ موڑے ہوئے تھا پھر اس بیچاری نے بھی منہ ادھر کر لیا۔" احد کے کہنے پر وہاں نے گردن موڑی اور بس پھر کیا تھا نظروں نے واپس مڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ کالے اسکارف میں لپٹا اسکا پر نور چہرہ وہ کوئی حور لگتی تھی۔ وہ جو اس کے اس طرح دیکھنے پر گڑبڑا کہ چائے کو گھورنے لگی تھی وہاں نے منہ موڑ لیا۔ "کیا ہوا ہیر و کوئی چڑیل دیکھ لی؟" احد نے چھیڑا۔

"نہیں یار حور دیکھ لی۔" اسکی زبان پھسلی تو احد کا قہقہہ بڑا جاندار تھا۔ "اچھا وہ عبا یا والی؟" احد نے وجہہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ "ایسے نہ دیکھ غیر محرم ہے۔" وہاں کو نہ جانے کیوں برا لگا تھا۔ "تیری محرم تھی کیا؟" احد نے طنز کیا۔ "نہیں میری تو پہلی نظر تھی نہ پھر ہٹالی تھی۔" وہاں نے وضاحت دی اور پھر پریزنٹیشن ڈسکس کرنے لگا۔۔۔ وہ دونوں گھر پہنچی تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا مزدوری کر کی آئی ہوں۔۔۔ اتنی بڑی یونیورسٹی میں اتنے بڑے بڑے پر دور دور بلا کس۔۔۔۔

اففف۔۔۔ صفاء نے یونیورسٹی کا منظر کھینچنا شروع کیا تو انکے والد دلچسپی سے سننے لگے۔۔۔ جبکہ وجیہہ کچن میں آگئی۔

بیٹا آج رات کا کھانا تھوڑا زیادہ بنالینا تاکہ کل دوپہر میں محنت ناکر نی پڑے تھکی ہوئی آتی ہو۔۔۔ یوسف صاحب نے پیار سے اپنی بڑی بیٹی وجیہہ کو دیکھا۔۔۔

جی بابا میں بھی یہی سوچ رہی ہوں! وجیہہ نے ڈائننگ ٹیبل پر پانی کا جگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ چلو ست لڑکی جلدی سے فریش ہو کر آؤ کھانا لگ گیا ہے۔

وجیہہ نے صفاء کو اٹھاتے ہوئے کہا جو صوفے پہ نیم دراز تھی۔

ارے میری نکمی بیٹی بہن کی کام میں مدد ہی کروادیا کرو سارا دن اکیلے ہی کام کرتی ہے۔۔۔ اب وہ تینوں لپچ کر رہے تھے۔۔۔ تو یوسف صاحب صفاء کی کلاس لینے لگے تو اسنے منہ بنایا۔

بابا کھانا تو کھانے دیں صفاء کی بات پر وجیہہ اور یوسف صاحب ہسنے لگے۔۔۔

کھانے کے بعد صفاء تو آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ یوسف صاحب ٹی وی دیکھنے لگے اور وجیہہ کچن سمیٹنے کے ساتھ ساتھ یوسف صاحب کے لیے ادراک والی چائے بھی بنانے رکھ دی۔

"جب سے یوسف صاحب کو دل کی بیماری لگی تھی وہ انھیں ہر کھانے کے بعد ادراک والی چائے ضرور بنا کر دیتی تھی"

گھر کے کام سے فارغ ہو کے وہ بھی آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں آکر سو گئی۔ ایک گھنٹے کی نیند لینے کے بعد وہ کچن میں آکر رات کا کھانا بنانے لگی۔ کھانا بنا کر باہر نکلی تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں وہ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔

آن لائن تفسیر کلاس لی پھر کچھ نوٹ کر کے یوسف صاحب کے پاس چلی آئی۔ "جو کالج کا کوئی کام کر رہے تھے" وہ ان کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ بابا کھانا لگا دوں؟

نہیں بیٹا میں کچھ کام کر لوں عشاء بھی ہونے والی ہے نماز پڑھ کر ہی کھانا کھاؤں گا۔ وہ کچھ مصروف سے انداز میں بولے۔

وجیہہ لیپ ٹاپ لے کر کمرے میں آگئی جہاں صفاء اپنی نئی دوستوں کے ساتھ چیٹنگ میں مگن تھی.... "آپی آپ کو کوئی اسائنمنٹ ملی ہے کیا" سفھاء نے کتابیں کھولتے ہوئے سوال کیا تو وجیہا نے نفی میں سر ہلادیا "ہمیں تو پہلے دن ہی کام مل گیا نہ جانے آگے کیا ہونے والا ہے" اس نے منہ بنایا تو وجیہا مسکرا نے لگی "چلو میرے ساتھ کھانا لگو آؤ بابا آنے والے ہیں" وجیہا نے کہا تو وہ کتابیں بند کر کے اس کے ساتھ کچن میں چلی آئی "یہ نکے لوگ کب سے کام کرنے لگے ہیں وجی بیٹا؟" یوسف صاحب نے سفھاء کو کام کرتے دیکھا تو وجیہا سے بولے جس پر وہ دونوں ہنس دیں.....

صبح وہ یونی پہنچی تو کلاس شروع ہونے میں کافی وقت تھا موسم اچھا ہو رہا تھا تو وہ گراونڈ میں آ بیٹھی "میں گراونڈ میں ہوں اور پہلی کلاس فری ہے تم یہیں آ جانا" وہ ساریہ کو پیغام بھیج کر گھاس پر بیٹھ گئی کچھ دیر بعد اسے ساریہ سامنے سے آتی دکھائی دی

"یہاں کیوں بیٹھی ہو اکیلے" ساریہ اسکے پاس بیٹھ گئی

"کلاس میں کافی شور تھا موسم بھی اچھا تھا تو میں یہاں آگئی" وجیہا نے جواب دے کر سامنے دیکھا جہاں وہ دونوں لڑکے بھاگ رہے تھے وجیہا نے بیزاری سے منہ پھیرا ساریہ اسکی اس حرکت پر زور سے ہنس دی صبح وہ یونی پہنچی تو کلاس شروع ہونے میں کافی وقت تھا موسم اچھا ہو رہا تھا تو وہ گراونڈ میں آ بیٹھی

"میں گراونڈ میں ہوں اور پہلی کلاس فری ہے تم یہیں آ جانا" وہ ساریہ کو پیغام بھیج کر گھاس پر بیٹھ گئی کچھ دیر بعد اسے ساریہ سامنے سے آتی دکھائی دی

"یہاں کیوں بیٹھی ہو اکیلے" ساریہ اسکے پاس بیٹھ گئی

"کلاس میں کافی شور تھا موسم بھی اچھا تھا تو میں یہاں آگئی" وجیہا نے جواب دے کر سامنے دیکھا جہاں وہ دونوں لڑکے بھاگ رہے تھے وجیہا نے بیزاری سے منہ پھیرا ساریہ اسکی اس حرکت پر زور سے ہنس دی "کیا ہے ایسے کیوں ہنس رہی ہو" وجیہا نے تیوریوں کے بل اسے دیکھا

"تمہاری حرکت پر" ساریہ نے ان لڑکوں کو دیکھا جو جن میں سے ایک دوسرے کو کتاب سے مار رہا تھا وہ مسکرا دی "یار وہ ہیر وکل کتنے انہماک سے تمہے دیکھ رہا تھا ناں" ساریہ نے وجیہا کو تنگ کرنا شروع کیا

"اور ہیر وکل دوست بھی تو تمہیں بتیسی نکالے گھورنے میں مصروف تھا" اب چھیڑنے کی باری وجیہا کی تھی

"ہاں تو میں ہوں ہی اتنی خوبصورت" ساریہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی

"خوبصورت اور تم اللہ کا خوف کرو کچھ" وجیہا نے تاسف سے اسے دیکھا

"بس بس تم تو جلتی ہو مجھ سے" ساریہ نے ادا سے کہا جس پر وجیہا نے افسوس سے اسے دیکھا "چلو یار کلاس میں چلتے ہیں" وجیہا ایک دم کھڑی ہو گئی ساریہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر آس پاس نظر دوڑائی تو جیسے ساری کہانی سمجھ آ گئی

"یاروجی آج تو وہ تمہیں نہیں گھور رہا" ساریہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا جو اتنے اچھے لڑکے کو غلط سمجھ رہی تھی

"اسکا تو مجھے نہیں پتہ البتہ اسکا دوست بتیسی نکالے تمہیں گھورنے میں مصروف ہے اور مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا" وجیہا نے مدہم آواز میں کہا

"کم آن یار نہیں دیکھ رہا وہ" ساریہ کا کلاس میں جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا کراچی میں موسم کم ہی اچھا ہوتا تھا وہ اس موسم کو کلاس میں بیٹھ کر ضائع نہیں کر سکتی تھی

"ٹھیک ہے تم بیٹھو یہاں میں جا رہی ہوں" ساریہ نے پانی کی بوتل لبوں سے لگائی

"ہاں ہاں جانتی ہوں ہیرو کی وجہ سے انھیں بیٹھ پار ہی ناں تم" ساریہ نے شرارت سے کہا اسکا کہنا تھا کہ وجیہا نے پانی کی بوتل اس پر الٹ دی ساریہ کی دبی دبی سی چیخ نکلی اس سے پہلے کے ساریہ بدلہ لیتی وجیہا دور بھاگی

"یار دیکھو سب کیسے دیکھ رہے ہیں" وجیہا بینچ کے پیچھے کھڑے ہو کر لمبے لمبے سانس لینے لگی "تو دیکھنے دو" ساریہ نے سنجیدگی سے کہا

"یار میں عبائے میں گر جاؤنگی ناں" وجیہا روہانسی ہوئی

"تو گر جاؤ" لا پرواہی سے جواب آیا

"یار" وہ رونے کو ہو گئی

"جاؤ معاف کیا" ساریہ نے کہا تو وجیہا نے سکون کا سانس لیا

"ہائے شکریہ میری پیاری دوست" وجیہا کہتے ہوئے اسکے قریب آئی ساریہ جو بھاگنے کی وجہ سے تھک کر وہیں بیٹھ

کر پانی پینے لگی تھی ساری بوتل وجیہا پر الٹ دی ساریہ کلاس کی طرف بھاگی پر اب تو پانی بھی نہ بچا تھا کہ وجیہا

جوابی کاروائی کرتی وہ بیگ اٹھا کر کلاس کی طرف بڑھ گئی

"ایسا منہ کیوں بنایا ہوا ہے" وجیہا نے کلاس سے کچھ دور کھڑی ساریہ کو غور سے دیکھا جو پریشان لگ رہی تھی

ساریہ نے اپنی رسٹ واچ والا ہاتھ اسکے سامنے کیا

"او وہ... "سرتقی کی کلاس شروع ہوئے پانچ منٹ ہو چکے تھے اور وہ دو منٹ لیٹ برداشت نہیں کرتے تھے....

مطلب کہ بے عزتی طے تھی

وہ دونوں جلتو جلال تو پڑھتیں ہوئیں کلاس کی طرف بڑھیں....

یونیورسٹی میں داخلہ لیے انہیں ایک سال ہونے کو تھا۔ دوسرے سمسٹر کے سپر ز شروع ہو چکے تھے اور آج ان کا

تیسرا سپر تھا۔ وجیہہ گراؤنڈ میں چکر لگا لگا کر کافار مولے رٹنے میں مصروف تھی۔ یکدم ہی وہ پیچھے مڑی تو زوردار

ٹکڑ ہوئی۔

"اففف۔" وجیہہ کی سسکی نکلی جبکہ آنے والے شخص کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"آندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔ وہ اس پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر اسے سناتا آگے بڑھ گیا۔

"پتہ نہیں یونیورسٹی میں لوہے کا ڈبہ کون لے کر گھومتا ہے۔" اس نے اپنا سر مسلتے ہوئے نیچے سے کتاب اٹھائی پھر اپنی انگلی پر خون کا ہلکا سا دھبہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ جو لوہے کا کونہ لگنے سے اس کے سر پر ہلکی سی چوٹ آگئی تھی۔ وہ جلدی سے واش روم کی طرف بھاگی۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر دیکھا تو ایک انچ کا کوئی تھوڑا گہرا سا زخم آگیا تھا۔ وہ ٹشو سے ہلکا سا آیا خون صاف کر کے منہ پر پانی ڈال کر پیچھے مڑی تو وہ فون پر بات کرتا نظر آیا۔ شاید باہر شور ہونے کی وجہ سے یہاں چلا آیا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر ٹھٹکا پھر نظر انداز کر کے دوبارہ باتیں کرنے لگا۔ وہ اسے انکور کر کے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ اس کے عجیب و غریب رویے کی وجہ جاننے لگی۔

"جاہل انسان۔" وہ بھی جملہ کستے گراؤنڈ کی طرف بڑھی جہاں اسے ساریہ نظر آئی تھی۔

پیپر شروع ہونے کی گھنٹی بجی تو وہ دونوں کلاس کی طرف بھاگیں۔ وجیہ آخری منٹ تک پیپر حل کرنے میں مصروف تھی پھر پیپر دیکھ کر انگلیاں چٹھا کر سر ڈیسک پر گرالیا۔

"آوووچ!" اسکی مدہم سی چیخ اگلی دو بیچوں تک ضرور گئی تھی کیونکہ آگے کے اسٹوڈنٹس اسے گھور رہے تھے۔ چوٹ سے ہلکا ہلکا خون رسنے لگا تھا وہ باہر آئی اور سائیڈ پر کھڑی ہو کر سنی پلاس ڈھونڈنے لگی جو ہر وقت اس کے بیگ میں موجود ہوتا تھا۔

لیکن آج نہ جانے کیوں نہیں مل رہا تھا۔ ساریہ بھی پیپر دے کر گھر چلی گئی تھی کیونکہ اسے مارکیٹ سے کچھ کام تھا۔ وہ موبائل بیگ سے نکالتے کینٹین کی طرف آگئی۔

"بھائی ذرا سنی پلاس دیجیے گا۔" اس نے ساریہ کو میسج ٹائپ کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ کھڑے لڑکے نے منہ موڑ کر اسے دیکھا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے اپنے دوست کو جو موبائل پر کوئی ویڈیو دیکھ رہا تھا۔

"سوری باجی سنی پلاس ختم ہو گئی ہے۔" دکاندار نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔ وجیہہ نے بے بسی سے اس باجی کہنے والے کو دیکھا کہ اتنی اہم چیز نہیں ہے۔ احد نے اپنا والٹ نکالا اور سنی پلاس ڈھونڈنے لگا مگر وہاں بھی ختم ہو چکی تھی۔

"میرے پاس ہمیشہ ہوتی ہے آج ختم ہو گئی۔" اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں میں نے مانگی بھی نہیں ہے۔" وجیہہ نے ایک ہاتھ سے موبائل اور دوسرے ہاتھ میں ٹشو لیے اپنے سر سے لگایا ہوا تھا۔

"اسے روک کے رکھ میں لاتا ہوں۔" وہاج نے احد کے کان میں سرگوشی کی اور کلاس کی طرف دوڑا۔

"ہو اس طرح یہ؟" احد نے اسے باتوں میں لگایا جو شائد کچھ کھانے کا آرڈر کر کے انتظار کر رہی تھی۔

"ایک بندے سے ٹکر ہو گئی ان کے ہاتھ میں آئرن کا کوئی ڈبہ یا پتہ نہیں کیا تھا وہ سر سے لگ گیا۔" وجیہہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ویسے یہ اندھا تھا کون؟" احد کا سوال وہاج نے بھی سن لیا تھا۔ اس نے احد کی طرف سنی پلاس بڑھائی جو اس نے وجیہہ کو دی۔

"وہ اندھا آپ کے برابر کھڑا ہے۔" وجیہہ نے چبا چبا کر کہا اور چائے اٹھا کر میز کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے احد کا قہقہہ بلند ہوا۔

وہاج کو دکھ ہوا کہ اس کی وجہ سے اس لڑکی کو تکلیف پہنچی پر اگلے ہی لمحے احد کو گدھوں کی طرح ہنستے دیکھ کر اس کی ہمدردی ہوا ہوئی۔

"منحوس انسان۔" وہ دانت پیتا سینڈ وچ اور چائے لے کر ایک میز کی جانب بڑھا۔ احد نے بھی اپنا لُچ اٹھایا اور وہاں کے پیچھے چل پڑا پر راستہ میں رک وجیہہ کی میز کی جانب آیا جو ان کی میز کے برابر والی خالی میز پر بیٹھی تھی۔ وہاں اس کے برابر والی میز پر ہی بیٹھ گیا تھا کیونکہ پورے کینیٹین میں ایک وہی خالی تھی۔

"آج آپ اکیلی کیوں بیٹھی ہیں آپ کی دوست نظر نہیں آرہیں؟" اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

"ہاں جی وہ چلی گئی ہے۔" وجیہہ نے کتاب سے سر اٹھا کر جواب دیا اور ساتھ میں ایک گھونٹ چائے کا بھی لیا۔

"تو آپ ہمارے ساتھ آکر بیٹھ جائیں۔" احد نے دعوت نامہ پیش کیا۔ پہلے تو وہ اسکی بے باکی پر حیران رہ گئی پھر دل چاہا ساری گرم چائے اس پر انڈیل دے۔

"جی نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔" بڑے تحمل سے جواب آیا اور وہ حسن کی دیوی کتاب میں گھس گئی۔

"میرا دوست اتنا بھی برا نہیں ہے بہنا۔" احد بھابھی بولتے بولتے رکا تھا۔ وہاں نے سر اٹھا کر وجیہہ کی جانب دیکھا جو اسے بالکل نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ وہ تو احد کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ کتاب بند کر کے موبائل ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"اگر وہاں کوئی میرا پسندیدہ لڑکا بھی بیٹھا ہوتا تو میں وہاں بھی نہ جاتی۔" وجیہہ نے موبائل میں ٹائپ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن ایسا کیوں؟" احد کو حیرت ہوئی۔ وہاں بھی جواب سننے کو بے تاب تھا۔

"میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔" وہ کہہ کر چائے کا سپ لینے لگی۔ احد کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر وجیہہ نے کال ملا کر موبائل کان سے لگا لیا تھا۔ احد اپنی میز کی جانب بڑھ گیا۔

"کیا ہو گیا ہیرو؟" وہاں نے ایک نظر اٹھا کر احد کو دیکھا پھر دوبارہ موبائل میں لگ گیا۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔" احد کو طیش آیا۔

"چپ کر کے لہجہ کرو۔" حکم آیا۔

"جاہل آدمی۔" احد نے زیر لب بڑبڑایا۔

"کیا فرمایا؟" وہاں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ احد نے زور زور سے سر نفی میں ہلا دیا۔

"اچھا یہ بتا گھڑی کیسی ہے؟" تھوڑی دیر بعد وہاں کی آواز ابھری۔

"ارے واہ تو مجھے گفٹ دینے کے لیے رسٹ واپس دیکھ رہا ہے پر میری سالگرہ تو کافی دور ہے یار۔" احد کی بات پر

وہاں نے اسے ایسے دیکھا کہ جیسے اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"ابراہیم بھائی کو گفٹ دینے کے لئے ڈھونڈ رہا ہوں۔" وہاں کے کہنے پر احد بد مزہ ہوا۔

"چل یار شاپنگ پر میں نے گھر والوں کی کہی گئی کچھ چیزیں لینی ہے آخری پیر والے دن پشاور جانا ہے۔" وہاں کے

اعلان پر احد نے حیرت سے اسے گھورا۔

"مطلب توفیر ویل پارٹی میں نہیں آرہا؟" احد نے حیرت سے کہا۔

"آؤنگیار۔" احد کے سوال پر اسے یاد آیا کہ سرنے کتنی تاکید کی تھی پارٹی میں آنے کی۔ احد نے شکر کیا۔ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ وہاں کے فینز کے منہ لٹکے۔ آدھی یونیورسٹی اس کی فین تھی جس کی بڑی وجہ اس کی ذہانت،

شخصیت اور حسن تھا شاید۔ اللہ کچھ لوگوں کو سب کچھ عطا کرتا ہے مال، ذہانت، خوبصورتی اور کشش شخصیت۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

وہاج کو بھی اللہ نے سب کچھ عطا کیا تھا لیکن وہاج نے بھی اپنے رب کو مایوس نہیں کیا تھا وہ ان سب خوبیوں کا غلط استعمال نہیں کیا کرتا تھا۔

"ویسے یار تو کسی ایک لڑکی کی طرف بھی نگاہ غلط نہیں ڈالتا کیا کوئی پسند ہی نہیں آئی اب تک؟" احد اس سے یہ سوال کوئی ہزار دفعہ کر چکا تھا۔

"میرے بھائی مجھے شاپنگ پر جانا ہے اور کتنی بار بتاؤ نہیں آئی کوئی پسند۔" وہاج کے سامنے کچھ مناظر گھومے تھے مگر بڑی آسانی سے وہ اسے فراموش کر گیا تھا۔

"چلو۔" احد نے منہ بنایا اور وہ دونوں ایک نظر وجیہہ کی خالی میز پر ڈال کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

"وجیہہ بیٹا واپسی کب تک ہوگی؟" وجیہہ کے والد یوسف صاحب نے اسٹول چہرے کے گرد اوڑھتی وجیہہ سے سوال کیا۔

"بابا پانچ بج جائینگے آتے آتے۔ آپ پریشان مت ہونا۔" وہ انہیں پیار کرتی سفہاء کو آواز دیتی کمرے کی طرف بڑھی۔ سفہاء تیار ہو چکی تھی۔ اس نے سکھ کا سانس لیا اور وہ یوسف صاحب کو خدا حافظ کر کے یونیورسٹی آگئیں۔ یونیورسٹی میں عجیب گہما گہمی تھی۔ سفہاء اپنی شال وجیہہ کے ہاتھ میں تھما کر اپنے دوستوں کو ڈھونڈنے چلی گئی اور وجیہہ موبائل پر سعدیہ کا نمبر ڈائل کرتی آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئی۔

پارٹی کے پروگرامز کی تیاریوں میں ساریہ اور احد کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔

"ہاں بھئی لوگوں کو نئے دوست جو مل گئے ہیں اب ہمیں کیوں پوچھے گا کوئی۔" وجیہہ ساریہ کو اکیلے کھڑے دیکھ کر اس کی طرف بڑھی جو کوئی پیپر پڑھ رہی تھی۔

"جی نہیں میں سر سے بات کر رہی تھی ڈرامہ کے حوالے سے ابھی ابھی جان چھوٹی ہے ان سے۔" ساریہ اسکے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"واہ بھئی بڑا پیار ہے دونوں دوستوں میں۔" احد نے جانے کہاں سے آدھمکا تھا۔

"کیوں تم کیوں جل رہے ہو" ساریہ نے منہ بنایا جس پر احد نے اسے ناراضگی سے دیکھا۔

"تم شال لائی ہو مطلب آج عبایا اتارو گی۔ چلو جلدی سے عبایا اتارو۔" ساریہ کو وجیہ کی ڈریسنگ دیکھنے کی جلدی تھی۔

"یہ میری نہیں سفہاء کی ہے۔ جلدی میں اس نے مجھے دیدی۔ وجیہ نے اسے گھورا۔

"اتار دونوں یار۔" ساریہ بضد تھی۔ (احد نے گہری نظروں سے ساریہ کو دیکھا جو دن بدن اس کے دل کی قریب ہوتی جا رہی تھی) بلاآخر وجیہ کو ماننا پڑا۔ وہ عبایا اتارنے کلاس میں چلی آئی۔ فراق کا دوپٹہ اس نے اسٹول کی طرح بنایا ہوا تھا اور سر پر سیٹ تھا اور کالی گھٹنوں تک آتی فراق پر سفید کام ہوا تھا۔ جب وہ شال اوڑھ رہی تھی تو اس کی نظر کلاس کے ایک لڑکے پر پڑی جو بڑے انہماک سے اسے گھور رہا تھا۔ وہ غصے میں پیر پٹختی عبایا ہاتھ میں لیے کلاس سے باہر نکل آئی اور اس کے جانے کے کافی دیر بعد وہ لڑکا ہوش میں آیا۔ وہ بابا کو میسج ٹائپ کرتی آڈیٹوریم کی طرف بڑھی۔ جہاں اسے اسٹیج کے پاس ساریہ اور احد باتیں کرتے دکھائی دیئے کرتی۔ ساریہ کے اشارہ پر وہ وہیں چلی آئی۔

"واہ چڑیل تم تو پیاری لگ رہی ہو۔" ساریہ نے تعریف کی تو احد نے بھی تائید کی وہ مسکرا دی۔ دور سے کال پر بات کرتا وہاں ان تینوں کو دیکھ چکا تھا۔ وہ وجیہ کو دیکھ کر مہسوت رہ گیا تھا۔ اس نے وجیہ کو پہلی بار بغیر عبائے کے

دیکھا تھا۔ وہ اسٹیج پر نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس لیے آڈیٹوریم میں ہی بیٹھ گیا۔ جب احد نے اسے اشارے سے بلایا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی طرف چلا آیا۔ وجیہہ کو نظر انداز کرنا اب ضروری ہو گیا تھا۔ وہ خود کو اس کے سحر میں جکڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"اسلام علیکم۔" وہ موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔ تینوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔ وہ وجیہہ کو مکمل انور کر کے ساریہ کا حال احوال پوچھنے لگا۔ وجیہہ کو لگا وہ فضول میں وہاں کھڑی ہے۔

"میں ذرا ایک کام کر کے آتی ہوں۔" وجیہہ ساریہ سے مجاہب تھی۔ وہاں نے بیزار سامنے بنایا۔ احد نے تاسف سے وہاں کو دیکھا۔ ان دونوں کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی مگر نہ جانے کیوں وہاں نے اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھا ہوا تھا۔ ویسے تو وہ یونیورسٹی کی لڑکی سے ہی اتنا ہی روڈ تھا لیکن وجیہہ کو نہ جانے اپنی بے عزتی کیوں محسوس ہو رہی تھی۔

"رکوجی میں بھی چلتی ہوں۔ احد سر بلائیں تو میسج کر دینا مجھے۔" وہ احد کو ہدایت دیتی وجیہہ کی طرف بڑھ گئی جو کام کا کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی۔

"ہونہ۔۔۔۔۔ پتہ نہیں سمجھتی کیا ہے خود کو حور پری ہے ناں بڑی۔" وہاں کو غصہ آیا تو فضول بول گیا۔ احد کو یقین نہیں آیا یہ وہاں نے کہا ہے۔

"اوہ! تو وجیہہ خود کو کچھ سمجھتی ہے؟ مجھے لگا تم سمجھتے ہو۔ اس دن جب تم نے اسے پہلی بار دیکھا تھا اور دیکھتے ہی چلے گئے تھے غیر ارادی طور پر ہی سہی حالانکہ تم ایک اچھے لڑکے ہو اور لڑکیوں کو تاڑنا تو دور کی بات تم نظر اٹھا کر دیکھنا بھی غلط سمجھتے ہو اب جب تم سے وہ ہو گیا کہ تم اسے دیکھتے رہ گئے تو تمہیں شرمندگی نے آگھیرا اور تم نے

اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کیلئے اپنا رویہ اس سے انتہائی سخت کر لیا کس طرح تم اسے انکسور کر رہے تھے۔ تم نے ساریہ کی تعریف کی ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اسکی بھی کرتے پر اسکا حال احوال پوچھ لیتے۔ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے کہ تم برے لڑکے نہیں تم اپنا رویہ اس سے ضرورت سے زیادہ سخت رکھے ہوئے ہو اور مجھے یقین ہے وہ تمہیں غلط نہیں سوچتی ہوگی۔ بہت اچھی لڑکی ہے شاید تمہاری نیت میں کھوٹ ہے جو تم اس طرح اسے روڈ ہو۔"

احد نے اچھی خاصی لمبی تقریر کر دی تھی۔

"میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں۔ مجھے غلط نہ سمجھے بس اسی لیے میں اسے نظر انداز کرتا ہوں۔" وہاں نے وضاحت دی۔

"سر بلار ہے ہیں بعد میں ملتے ہیں۔ تم سوچنا ضرور اس بارے میں لڑکیاں چاہے کتنی ہی بہادر یا برداشت کرنے والی ہو جائیں لیکن وہ کسی سے نفرت بلا وجہ نہیں سکتیں۔ اور تمہارا رویہ ایسا ہی ہے جیسے تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ لڑکیاں بہت حساس ہوتی ہیں اور وجہ یہ بھی ایک لڑکی ہے۔" احد اس کے شانے تھپکاتا آگے بڑھ گیا اور ساریہ کو کال ملانے لگا۔ وہاں کچھ دیر وہیں کھڑا رہا پھر آڈیٹوریم کی سیٹوں کی طرف بڑھ گیا جہاں اسٹوڈنس آنا شروع ہو چکے تھے۔

"چلو وجہ یہ پروگرام شروع ہونے والا ہے۔" ساریہ نے موبائل بیگ میں رکھا۔ وجہ یہ اسٹول ٹھیک کر چکی تھی۔ جلدی سے موبائل اٹھا کر اس کے ساتھ آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئی۔ آڈیٹوریم میں آکر ساریہ اسٹیج کی طرف بڑھ گئی جبکہ وجہ یہ خالی بنکی دو سیٹوں میں سے ایک پر جا بیٹھی۔ وہاں اس کے پیچھے والی لائن میں بیٹھا تھا۔ وہاں کے برابر اٹھ کر آڈیٹوریم سے باہر چلا گیا تو عریبہ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں کے برابر میں آ بیٹھی۔ وہاں نے بیزاری

سے پہلو بدلہ۔ اسے عربیہ سے کوئی دشمنی نہیں تھی لیکن اس قسم کی لڑکیوں سے اسے چڑھتی وہ اٹھا اور جا کر وجیہہ کے برابر والی خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ شو دیکھنے میں مگن تھی کہ وہاں کا اپنے پاس بیٹھنا محسوس نہ کر سکی۔ وہاں نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔ وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ڈرامہ دیکھنے لگا۔ وہاں والوں کا گروپ کافی اچھا پر فارم کر رہا تھا۔ ڈرامہ تھوڑا افسردہ کر دینے والا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ کوئی رونا شروع کر دے۔

آخر میں ہیرو کے مر جانے پر تو جیسے وجیہہ کو آنسو بہانے کا بہانہ مل گیا۔ وہاں کو کرنٹ لگا تھا۔ وہ دم بخود رہ گیا تھا۔ "لڑکیاں بہت حساس ہوتی ہیں وہاں۔" اسے احد کے الفاظ یاد آئے تھے۔

"سب نے ہی اچھی کی تھی۔" ساریہ کہتی ہوئی اس سیٹ کی طرف بڑھی جہاں وجیہہ اور وہاں بیٹھے تھے پر اب وہاں وہاں نہیں تھا۔ وہ دونوں وہاں بیٹھ کر باقی کاشوانجوائے کرنے لگے۔ احد اور وہاں پچھلی لائن پر بیٹھے تھے اور وہاں کی نظریں بھٹک بھٹک کر اسی پر جا رہی تھی وہ جو دھوپ چھاؤں تھی۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

سفہاء آج لال فراک میں آئی تھی۔ کچھ دیر کیلیئے وہ اسے دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنا ہی بھول گیا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف آرہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے اور جب اس نے بھی اسے پرپوز کیا تو وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔ لیکن سفہاء نے کبھی عباس کے پرپوز کرنے پر جواب نہ دیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ عباس اس کے گھر رشتہ لائے اور عزت سے اسے اپنی زندگی میں شامل کرے۔

"کہیں باہر چلیں؟" شو دیکھتے دیکھتے وہ دونوں ہی اکتا گئے تھے۔ عباس اس کی اکتاہٹ بھانپ چکا تھا۔ "کہاں؟" وہ فرمائش کر رہا تھا۔ سفہاء تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

ساحل سمندر چلتے ہیں۔ "وہ اس کے مطالبے پر حیران رہ گئی۔ وجہہ یا بابا کو پتہ لگ جائے تو۔

"نہیں نہیں پاگل ہو کیا۔" اس نے صاف انکار کیا۔

"آجائینگے چار بجے تک۔" اس نے یقین دلایا تو وہ کچھ توقف کے بعد مان گئی۔ وہ دونوں گاڑی میں خاموش بیٹھے

تھے۔ ہلکے ہلکے میوزک سے وہ دونوں لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"تم جانتی ہو میں کل گھر جا رہا ہوں ماما بابا سے ہماری شادی کی بات کرنے۔" سفھاء حیران ہوئی ساتھ میں خوش بھی

تھی۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھے گئی۔

گاڑی ایک جھٹکے سے خوبصورت سے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی۔ سفھاء نے حیرت سے عباس کو دیکھا۔

"کہاں لے آئے ہو؟" اس نے اپنا خوف چھپاتے کہا۔

"کل صبح میری فلائیٹ ہے۔ پیکنگ کروادو میری۔ بابا بھی اسلام آباد میں ہی ہیں انھوں نے رات کو آفیس کا ایک

کام کرنے کو کہا ہے وہ بھی کرنا ہے آفس جا کر تم پیکنگ میں مدد کر دو گی تو کام آسان ہو جائیگا۔ گھر والوں کیلئے کچھ

گفٹس لیے ہیں وہ پیک کرنے ہیں۔" اس نے تفصیل سے بتایا تو سفھاء پر سکون ہوئی۔ وہ اس کے ساتھ اپارٹمنٹ

میں داخل ہوئی نہ جانے کیوں کسی انہونی کا ڈر تھا۔ صرف اس لیے پریشان تھی کہ اس نے ساحل سمندر کا جھوٹ

کیوں بولا تھا۔

"نہیں وہ مج۔۔۔ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ پاک محبت۔" سفھاء نے سوچوں کو جھٹکا۔ لیکن اسے کون بتاتا کہ پاک

محبت تو شروع ہی نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کی تو ساری فضولیات محبت نہیں گمراہی ہوتی ہے۔ ایسی

محبتیں انسان کو گنہگار بنادیتی ہیں۔ ان سے لوگ کتنی اذیتیں

اپنے لیے خرید لیتے ہیں۔ رشتوں اور احساس کا قتل بھی ان ہی لوگوں کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔ ایک ساتھ کتنے گناہ۔۔ اور پھر خود کیلئے اذیتیں خرید کر، خود کو پاتال میں گرا دینے کے بعد پھر ہم سارا الزام نصیب کو ڈال دیتے ہیں..... یونیورسٹی میں داخلہ لیے انہیں ایک سال ہونے کو تھا۔ دوسرے سمسٹر کے پیپر شروع ہو چکے تھے اور آج ان کا تیسرا پیپر تھا۔ وجیہہ گراؤنڈ میں چکر لگا لگا کر کافار مولے رٹنے میں مصروف تھی۔ یکدم ہی وہ پیچھے مڑی تو زوردار ٹکڑ ہوئی۔

"اففف۔" وجیہہ کی سسکی نکلی جبکہ آنے والے شخص کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"آندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔ وہ اس پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر اسے سناتا آگے بڑھ گیا۔

"پتہ نہیں یونیورسٹی میں لوہے کا ڈبہ کون لے کر گھومتا ہے۔" اس نے اپنا سر مسلتے ہوئے نیچے سے کتاب اٹھائی پھر اپنی انگلی پر خون کا ہلکا سا دھبہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ جو لوہے کا کونہ لگنے سے اس کے سر پر ہلکی سی چوٹ آگئی تھی۔ وہ جلدی سے واش روم کی طرف بھاگی۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر دیکھا تو ایک انچ کا کوئی تھوڑا گہرا سا زخم آگیا تھا۔ وہ ٹشو سے ہلکا سا آیا خون صاف کر کے منہ پر پانی ڈال کر پیچھے مڑی تو وہ فون پر بات کرتا نظر آیا۔ شاید باہر شور ہونے کی وجہ سے یہاں چلا آیا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر ٹھٹھا پھر نظر انداز کر کے دوبارہ باتیں کرنے لگا۔ وہ اسے انکور کر کے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ اس کے عجیب و غریب رویے کی وجہ جاننے لگی۔

"جاہل انسان۔" وہ بھی جملہ کستے گراؤنڈ کی طرف بڑھی جہاں اسے ساریہ نظر آئی تھی۔

پیپر شروع ہونے کی گھنٹی بجی تو وہ دونوں کلاس کی طرف بھاگیں۔ وجیہہ آخری منٹ تک پیپر حل کرنے میں مصروف تھی پھر پیپر دیکھ کر انگلیاں چٹا کر سر ڈیسک پر گرا لیا۔

"آوووچ!" اسکی مدہم سی چیخ اگلی دو بیچوں تک ضرور گئی تھی کیونکہ آگے کے اسٹوڈنٹس اسے گھور رہے تھے۔
چوٹ سے ہلکا ہلکا خون رسنے لگا تھا وہ باہر آئی اور سائیڈ پر کھڑی ہو کر سنی پلاس ڈھونڈنے لگی جو ہر وقت اس کے بیگ میں موجود ہوتا تھا۔

لیکن آج نہ جانے کیوں نہیں مل رہا تھا۔ ساریہ بھی پیپر دے کر گھر چلی گئی تھی کیونکہ اسے مارکیٹ سے کچھ کام تھا۔ وہ موبائل بیگ سے نکالتے کینٹین کی طرف آگئی۔

"بھائی ذرا سنی پلاس دیجیے گا۔" اس نے ساریہ کو میسج ٹائپ کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ کھڑے لڑکے نے منہ موڑ کر اسے دیکھا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے اپنے دوست کو جو موبائل پر کوئی ویڈیو دیکھ رہا تھا۔

"سوری باجی سنی پلاس ختم ہو گئی ہے۔" دکاندار نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔ وجیہ نے بے بسی سے اس باجی کہنے والے کو دیکھا کہ اتنی اہم چیز نہیں ہے۔ احد نے اپنا والٹ نکالا اور سنی پلاس ڈھونڈنے لگا مگر وہاں بھی ختم ہو چکی تھی۔

"میرے پاس ہمیشہ ہوتی ہے آج ختم ہو گئی۔" اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں میں نے مانگی بھی نہیں ہے۔" وجیہ نے ایک ہاتھ سے موبائل اور دوسرے ہاتھ میں ٹشو لیے اپنے سر سے لگایا ہوا تھا۔

"اسے روک کے رکھ میں لاتا ہوں۔" وہاں نے احد کے کان میں سرگوشی کی اور کلاس کی طرف دوڑا۔
"ہو اس طرح یہ؟" احد نے اسے باتوں میں لگایا جو شاید کچھ کھانے کا آرڈر کر کے انتظار کر رہی تھی۔

"ایک بندے سے ٹکر ہو گئی ان کے ہاتھ میں آئرن کا کوئی ڈبہ یا پتہ نہیں کیا تھا وہ سر سے لگ گیا۔" وجیہہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ویسے یہ اندھا تھا کون؟" احد کا سوال وہاں نے بھی سن لیا تھا۔ اس نے احد کی طرف سنی پلاس بڑھائی جو اس نے وجیہہ کو دی۔

"وہ اندھا آپ کے برابر کھڑا ہے۔" وجیہہ نے چبا چبا کر کہا اور چائے اٹھا کر میز کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے احد کا قہقہہ بلند ہوا۔

وہاں کو دکھ ہوا کہ اس کی وجہ سے اس لڑکی کو تکلیف پہنچی پر اگلے ہی لمحے احد کو گدھوں کی طرح ہنستے دیکھ کر اس کی ہمدردی ہوا ہوئی۔

"منحوس انسان۔" وہ دانت پیٹا سینڈوچ اور چائے لے کر ایک میز کی جانب بڑھا۔ احد نے بھی اپنا لچ اٹھایا اور وہاں کے پیچھے چل پڑا پر راستہ میں رک وجیہہ کی میز کی جانب آیا جو ان کی میز کے برابر والی خالی میز پر بیٹھی تھی۔ وہاں اس کے برابر والی میز پر ہی بیٹھ گیا تھا کیونکہ پورے کینیٹین میں ایک وہی خالی تھی۔

"آج آپ اکیلی کیوں بیٹھی ہیں آپ کی دوست نظر نہیں آرہیں؟" اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

"ہاں جی وہ چلی گئی ہے۔" وجیہہ نے کتاب سے سر اٹھا کر جواب دیا اور ساتھ میں ایک گھونٹ چائے کا بھی لیا۔

"تو آپ ہمارے ساتھ آکر بیٹھ جائیں۔" احد نے دعوت نامہ پیش کیا۔ پہلے تو وہ اسکی بے باکی پر حیران رہ گئی پھر دل چاہا ساری گرم چائے اس پر انڈیل دے۔

"جی نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔" بڑے تحمل سے جواب آیا اور وہ حسن کی دیوی کتاب میں گھس گئی۔

"میرا دوست اتنا بھی برا نہیں ہے بہنا۔" احد بھا بھی بولتے بولتے رکا تھا۔ وہاں نے سر اٹھا کر وجیہ کی جانب دیکھا جو اسے بالکل نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ وہ تو احد کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ کتاب بند کر کے موبائل ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"اگر وہاں کوئی میرا پسندیدہ لڑکا بھی بیٹھا ہوتا تو میں وہاں بھی نہ جاتی۔" وجیہ نے موبائل میں ٹائپ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن ایسا کیوں؟" احد کو حیرت ہوئی۔ وہاں بھی جواب سننے کو بے تاب تھا۔

"میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔" وہ کہہ کر چائے کا سپ لینے لگی۔ احد کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر وجیہ نے کال ملا کر موبائل کان سے لگا لیا تھا۔ احد اپنی میز کی جانب بڑھ گیا۔

"کیا ہو گیا ہیرو؟" وہاں نے ایک نظر اٹھا کر احد کو دیکھا پھر دوبارہ موبائل میں لگ گیا۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔" احد کو طیش آیا۔

"چپ کر کے لچ کر و۔" حکم آیا۔

"جاہل آدمی۔" احد نے زیر لب بڑبڑایا۔

"کیا فرمایا؟" وہاں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ احد نے زور زور سے سر نفی میں ہلا دیا۔

"اچھا یہ بتا گھڑی کیسی ہے؟" تھوڑی دیر بعد وہاں کی آواز ابھری۔

"ارے واہ تو مجھے گفٹ دینے کے لیے رسٹ وائچ دیکھ رہا ہے پر میری سالگرہ تو کافی دور ہے یار۔" احد کی بات پر وہاں نے اسے ایسے دیکھا کہ جیسے اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"ابراہیم بھائی کو گفٹ دینے کے لئے ڈھونڈ رہا ہوں۔" وہاج کے کہنے پر احد بد مزہ ہوا۔

"چل یار شاپنگ پر میں نے گھر والوں کی کہی گئی کچھ چیزیں لینی ہے آخری پیر والے دن پشاور جانا ہے۔" وہاج کے اعلان پر احد نے حیرت سے اسے گھورا۔

"مطلب توفیر ویل پارٹی میں نہیں آ رہا؟" احد نے حیرت سے کہا۔

"آؤنگیار۔" احد کے سوال پر اسے یاد آیا کہ سرنے کتنی تاکید کی تھی پارٹی میں آنے کی۔ احد نے شکر کیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہاج کے فینز کے منہ لٹکے۔ آدھی یونیورسٹی اس کی فین تھی جس کی بڑی وجہ اس کی ذہانت، شخصیت اور حسن تھا شاید۔ اللہ کچھ لوگوں کو سب کچھ عطا کرتا ہے مال، ذہانت، خوبصورتی اور کشش شخصیت۔ وہاج کو بھی اللہ نے سب کچھ عطا کیا تھا لیکن وہاج نے بھی اپنے رب کو مایوس نہیں کیا تھا وہ ان سب خوبیوں کا غلط استعمال نہیں کیا کرتا تھا۔

"ویسے یار تو کسی ایک لڑکی کی طرف بھی نگاہ غلط نہیں ڈالتا کیا کوئی پسند ہی نہیں آئی اب تک؟" احد اس سے یہ سوال کوئی ہزار دفعہ کر چکا تھا۔

"میرے بھائی مجھے شاپنگ پر جانا ہے اور کتنی بار بتاؤ نہیں آئی کوئی پسند۔" وہاج کے سامنے کچھ مناظر گھومے تھے مگر بڑی آسانی سے وہ اسے فراموش کر گیا تھا۔

"چلو۔" احد نے منہ بنایا اور وہ دونوں ایک نظر وجیہ کی خالی میز پر ڈال کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

"وجیہہ بیٹا واپسی کب تک ہوگی؟" وجیہہ کے والد یوسف صاحب نے اسٹول چہرے کے گرد اوڑھتی وجیہہ سے سوال کیا۔

"بابا پانچ بج جائینگے آتے آتے۔ آپ پریشان مت ہونا۔" وہ انہیں پیار کرتی سفہاء کو آواز دیتی کمرے کی طرف بڑھی۔ سفہاء تیار ہو چکی تھی۔ اس نے سکھ کا سانس لیا اور وہ یوسف صاحب کو خدا حافظ کر کے یونیورسٹی آگئیں۔ یونیورسٹی میں عجیب گہما گہمی تھی۔ سفہاء اپنی شال وجیہہ کے ہاتھ میں تھما کر اپنے دوستوں کو ڈھونڈنے چلی گئی اور وجیہہ موبائل پر سعدیہ کا نمبر ڈائل کرتی آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئی۔

پارٹی کے پروگرامز کی تیاریوں میں ساریہ اور احد کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔

"ہاں بھی لوگوں کو نئے دوست جو مل گئے ہیں اب ہمیں کیوں پوچھے گا کوئی۔" وجیہہ ساریہ کو اکیلے کھڑے دیکھ کر اس کی طرف بڑھی جو کوئی پیپر پڑھ رہی تھی۔

"جی نہیں میں سر سے بات کر رہی تھی ڈرامہ کے حوالے سے ابھی ابھی جان چھوٹی ہے ان سے۔" ساریہ اس کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"واہ بھی بڑا پیار ہے دونوں دوستوں میں۔" احد نے جانے کہاں سے آدھمکا تھا۔

"کیوں تم کیوں جل رہے ہو" ساریہ نے منہ بنایا جس پر احد نے اسے ناراضگی سے دیکھا۔

"تم شال لائی ہو مطلب آج عبایا اتارو گی۔ چلو جلدی سے عبایا اتارو۔" ساریہ کو وجیہہ کی ڈریسنگ دیکھنے کی جلدی تھی۔

"یہ میری نہیں سفہاء کی ہے۔ جلدی میں اس نے مجھے دیدی۔ وجیہہ نے اسے گھورا۔

"اتار دونوں یار۔" ساریہ بضد تھی۔ (احد نے گہری نظروں سے ساریہ کو دیکھا جو دن بدن اس کے دل کی قریب ہوتی جا رہی تھی) بلاآخر وجیہہ کو ماننا پڑا۔ وہ عبایا اتارنے کلاس میں چلی آئی۔ فراق کا دوپٹہ اس نے اسٹول کی طرح

بنایا ہوا تھا اور سر پر سیٹ تھا اور کالی گھٹنوں تک آتی فراک پر سفید کام ہوا تھا۔ جب وہ شال اوڑھ رہی تھی تو اس کی نظر کلاس کے ایک لڑکے پر پڑی جو بڑے انہماک سے اسے گھور رہا تھا۔ وہ غصے میں پیر پٹختی عبایا ہاتھ میں لیے کلاس سے باہر نکل آئی اور اس کے جانے کے کافی دیر بعد وہ لڑکا ہوش میں آیا۔ وہ بابا کو میسج ٹائپ کرتی آڈیٹوریم کی طرف بڑھی۔ جہاں اسے اسٹیج کے پاس ساریہ اور احدا باتیں کرتے دکھائی دیئے کرتی۔ ساریہ کے اشارہ پر وہ وہیں چلی آئی۔

"واہ چڑیل تم تو پیاری لگ رہی ہو۔" ساریہ نے تعریف کی تو احدا نے بھی تائید کی وہ مسکرا دی۔ دور سے کال پر بات کرتا وہاں ان تینوں کو دیکھ چکا تھا۔ وہ وجیہہ کو دیکھ کر مہبوت رہ گیا تھا۔ اس نے وجیہہ کو پہلی بار بغیر عبائے کے دیکھا تھا۔ وہ اسٹیج پر نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس لیے آڈیٹوریم میں ہی بیٹھ گیا۔ جب احدا نے اسے اشارے سے بلایا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی طرف چلا آیا۔ وجیہہ کو نظر انداز کرنا اب ضروری ہو گیا تھا۔ وہ خود کو اس کے سحر میں جکڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"اسلام علیکم۔" وہ موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔ تینوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔ وہ وجیہہ کو مکمل انور کر کے ساریہ کا حال احوال پوچھنے لگا۔ وجیہہ کو لگا وہ فضول میں وہاں کھڑی ہے۔

"میں ذرا ایک کام کر کے آتی ہوں۔" وجیہہ ساریہ سے مجاہب تھی۔ وہاں نے بیزار سامنے بنایا۔ احدا نے تاسف سے وہاں کو دیکھا۔ ان دونوں کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی مگر نہ جانے کیوں وہاں نے اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھا ہوا تھا۔ ویسے تو وہ یونیورسٹی کی لڑکی سے ہی اتنا ہی روڈ تھا لیکن وجیہہ کو نہ جانے اپنی بے عزتی کیوں محسوس ہو رہی تھی۔

"رکوجی میں بھی چلتی ہوں۔ احد سر بلائیں تو میسج کر دینا مجھے۔" وہ احد کو ہدایت دیتی وجیہہ کی طرف بڑھ گئی جو کام کا کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی۔

"ہو نہہ۔۔۔۔۔ پتہ نہیں سمجھتی کیا ہے خود کو حور پری ہے ناں بڑی۔" وہاج کو غصہ آیا تو فضول بول گیا۔ احد کو یقین نہیں آیا یہ وہاج نے کہا ہے۔

"اوہ! تو وجیہہ خود کو کچھ سمجھتی ہے؟ مجھے لگا تم سمجھتے ہو۔ اس دن جب تم نے اسے پہلی بار دیکھا تھا اور دیکھتے ہی چلے گئے تھے غیر ارادی طور پر ہی سہی حالانکہ تم ایک اچھے لڑکے ہو اور لڑکیوں کو تاڑنا تو دور کی بات تم نظر اٹھا کر دیکھنا بھی غلط سمجھتے ہو اب جب تم سے وہ ہو گیا کہ تم اسے دیکھتے رہ گئے تو تمہیں شرمندگی نے آگھیرا اور تم نے اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کیلئے اپنا رویہ اس سے انتہائی سخت کر لیا کس طرح تم اسے انکسور کر رہے تھے۔ تم نے ساریہ کی تعریف کی ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اسکی بھی کرتے پر اسکا حال احوال پوچھ لیتے۔ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے کہ تم برے لڑکے نہیں تم اپنا رویہ اس سے ضرورت سے زیادہ سخت رکھے ہوئے ہو اور مجھے یقین ہے وہ تمہیں غلط نہیں سوچتی ہوگی۔ بہت اچھی لڑکی ہے شاید تمہاری نیت میں کھوٹ ہے جو تم اس طرح اسے روڈ ہو۔" احد نے اچھی خاصی لمبی تقریر کر دی تھی۔

"میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں۔ مجھے غلط نہ سمجھے بس اسی لیے میں اسے نظر انداز کرتا ہوں۔" وہاج نے وضاحت دی۔

"سر بلا رہے ہیں بعد میں ملتے ہیں۔ تم سوچنا ضرور اس بارے میں لڑکیاں چاہے کتنی ہی بہادر یا برداشت کرنے والی ہو جائیں لیکن وہ کسی سے نفرت بلا وجہ نہیں سکتیں۔ اور تمہارا رویہ ایسا ہی ہے جیسے تم اس سے نفرت کرتے ہو۔"

لڑکیاں بہت حساس ہوتی ہیں اور وجیہہ بھی ایک لڑکی ہے۔ "احد اس کے شانے تھپکاتا آگے بڑھ گیا اور ساریہ کو کال ملانے لگا۔ وہاں کچھ دیر وہیں کھڑا رہا پھر آڈیٹوریم کی سیٹوں کی طرف بڑھ گیا جہاں اسٹوڈنس آنا شروع ہو چکے تھے۔

"چلو وجیہہ پروگرام شروع ہونے والا ہے۔" ساریہ نے موبائل بیگ میں رکھا۔ وجیہہ اسٹول ٹھیک کر چکی تھی۔ جلدی سے موبائل اٹھا کر اس کے ساتھ آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئی۔ آڈیٹوریم میں آکر ساریہ اسٹیج کی طرف بڑھ گئی جبکہ وجیہہ خالی بچی دو سیٹوں میں سے ایک پر جا بیٹھی۔ وہاں اس کے پیچھے والی لائن میں بیٹھا تھا۔ وہاں کے برابر اٹھ کر آڈیٹوریم سے باہر چلا گیا تو عربیہ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں کے برابر میں آ بیٹھی۔ وہاں نے بیزاری سے پہلو بدلہ۔ اسے عربیہ سے کوئی دشمنی نہیں تھی لیکن اس قسم کی لڑکیوں سے اسے چڑھتی وہ اٹھا اور جا کر وجیہہ کے برابر والی خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ شہ دیکھنے میں مگن تھی کہ وہاں کا اپنے پاس بیٹھنا محسوس نہ کر سکی۔ وہاں نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔ وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ڈرامہ دیکھنے لگا۔ وہاں والوں کا گروپ کافی اچھا پر فارم کر رہا تھا۔ ڈرامہ تھوڑا افسردہ کر دینے والا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ کوئی رونا شروع کر دے۔

آخر میں ہیرو کے مرجانے پر تو جیسے وجیہہ کو آنسو بہانے کا بہانہ مل گیا۔ وہاں کو کرنٹ لگا تھا۔ وہ دم بخود رہ گیا تھا۔ "لڑکیاں بہت حساس ہوتی ہیں وہاں۔" اسے احد کے الفاظ یاد آئے تھے۔

"سب نے ہی اچھی کی تھی۔" ساریہ کہتی ہوئی اس سیٹ کی طرف بڑھی جہاں وجیہہ اور وہاج بیٹھے تھے پر اب وہاج وہاں نہیں تھا۔ وہ دونوں وہاں بیٹھ کر باقی کاشوانجوائے کرنے لگے۔ احد اور وہاج پچھلی لائن پر بیٹھے تھے اور وہاج کی نظریں بھٹک بھٹک کر اسی پر جا رہی تھی وہ جو دھوپ چھاؤں تھی۔

☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆

سفہاء آج لال فراک میں آئی تھی۔ کچھ دیر کیلئے وہ اسے دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنا ہی بھول گیا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف آرہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے اور جب اس نے بھی اسے پرپوز کیا تو وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔ لیکن سفہاء نے کبھی عباس کے پرپوز کرنے پر جواب نہ دیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ عباس اس کے گھر رشتہ لائے اور عزت سے اسے اپنی زندگی میں شامل کرے۔

"کہیں باہر چلیں؟" شو دیکھتے دیکھتے وہ دونوں ہی اکتا گئے تھے۔ عباس اس کی اکتاہٹ بھانپ چکا تھا۔

"کہاں؟" وہ فرمائش کر رہا تھا۔ سفہاء تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

ساحل سمندر چلتے ہیں۔" وہ اس کے مطالبے پر حیران رہ گئی۔ وجیہہ یا بابا کو پتہ لگ جائے تو۔

"نہیں نہیں پاگل ہو کیا۔" اس نے صاف انکار کیا۔

"آجائینگے چار بجے تک۔" اس نے یقین دلایا تو وہ کچھ توقف کے بعد مان گئی۔ وہ دونوں گاڑی میں خاموش بیٹھے تھے۔ ہلکے ہلکے میوزک سے وہ دونوں لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"تم جانتی ہو میں کل گھر جا رہا ہوں ماما بابا سے ہماری شادی کی بات کرنے۔" سفہاء حیران ہوئی ساتھ میں خوش بھی تھی۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھے گئی۔

گاڑی ایک جھٹکے سے خوبصورت سے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی۔ سفہاء نے حیرت سے عباس کو دیکھا۔

"کہاں لے آئے ہو؟" اس نے اپنا خوف چھپاتے کہا۔

"کل صبح میری فلائیٹ ہے۔ پیکنگ کروادو میری۔ بابا بھی اسلام آباد میں ہی ہیں انھوں نے رات کو آفیس کا ایک کام کرنے کو کہا ہے وہ بھی کرنا ہے آفس جا کر تم پیکنگ میں مدد کر دو گی تو کام آسان ہو جائیگا۔ گھر والوں کیلئے کچھ گفٹس لیے ہیں وہ پیک کرنے ہیں۔" اس نے تفصیل سے بتایا تو سفہاء پر سکون ہوئی۔ وہ اس کے ساتھ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی نہ جانے کیوں کسی انہونی کا ڈر تھا۔ صرف اس لیے پریشان تھی کہ اس نے ساحل سمندر کا جھوٹ کیوں بولا تھا۔

"نہیں وہ مج۔۔۔ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ پاک محبت۔" سفہاء نے سوچوں کو جھٹکا۔ لیکن اسے کون بتاتا کہ پاک محبت تو شروع ہی نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کی تو ساری فضولیات محبت نہیں گمراہی ہوتی ہے۔ ایسی محبتیں انسان کو گنہگار بنادیتی ہیں۔ ان سے لوگ کتنی اذیتیں اپنے لیے خرید لیتے ہیں۔ رشتوں اور احساس کا قتل بھی ان ہی لوگوں کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔ ایک ساتھ کتنے گناہ۔۔۔ اور پھر خود کیلئے اذیتیں خرید کر، خود کو پاتال میں گرا دینے کے بعد پھر ہم سارا الزام نصیب کو ڈال دیتے ہیں۔

بارش زوروں پر تھی اور ابھی وہ لائبریری سے اسائمنٹ بنا کر نکلی ہی تھی کہ اسے شدید حیرت ہوئی۔ اتنی تیز بارش کی تو وہ توقع ہی نہیں کر رہی تھی۔ یونیورسٹی بھی تقریباً خالی تھی اور کچھ منچلے نوجوان موج مستیوں میں مگن تھے۔ "پوائنٹ نے بھی آج ہی مس ہونا تھا۔" اس نے غصے سے سوچا۔ ساریہ بھی اسلام آباد گئی ہوئی تھی۔ سامنے سے وہاں کی گاڑی زن سے گزری تو اسے لگا کہ جیسے اسے ہی چڑایا گیا ہے۔ وہ فضول سوچوں میں گھری تھی کہ ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رکی۔ اور سامنے والے بندے کو دیکھ کر اس کا دل کیا تھا شوٹ کر دے۔

اس سے دوستی تو کرنی ہی تھی ناں۔ آج شاید یہ موقع مل گیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اور اس دن سے ان کی دوستی کا آغاز ہو چکا تھا۔ اب وہ اکثر یونیورسٹی میں عباس رضوی کے ساتھ گھومتی نظر آتی۔ وہاں نے دیکھا تو اسے شدید دھچکا لگا۔ عباس رضوی کو وہ اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ وہ اسے کافی اچھے سے جانتا تھا لیکن وہاں خاموش رہا۔ وہ کچھ کہنے کا حق بھی کہاں رکھتا تھا ہاں البتہ بہت خاموشی سے ہی سہی وہ وجیہہ کو نظر میں رکھتا۔ اور وہ وہاں اور احد سے بالکل ویسے ملتی جیسے پہلے ملتی تھی۔

"ہیلو سینیر زکیا حال ہے؟" ساریہ وجیہہ کو عباس کے پاس بھیج کر وہاں اور احد کے پاس چلی آئی۔
"آگئیں محترمہ دوست کے پاس سے۔ کبھی ہمیں بھی وقت دے دیا کرو۔" احد نے شکایت کی۔
"بس کر جاؤ ڈرامے باز۔" ساریہ نے کتاب اس کے سر پر دے ماری۔ وہاں مسکرایا۔
"اور تمہاری دوست کیسی ہے؟" احد نے وجیہہ کا پوچھا۔
"صرف میری نہیں آپ لوگوں کی بھی دوست ہے۔" ساریہ نے خفگی سے کہا۔
"نہ بھی عباس رضوی کے دوستوں سے میں دوستی نہیں رکھتا۔" احد کو عباس رضوی سے کوئی خاص بیر تھا شاید۔
"احد وہ وجیہہ سے محبت کرتا ہے اب ہم تو یہ نہیں کہہ سکتے ناں کہ اس کو پسند کرو اور اس کو نہیں۔ یہ وجیہہ کی زندگی ہے وہ جو بھی کرے۔ ہے ناں وہاں بھائی۔" اس نے وہاں سے تائید چاہی۔ وہ خاموش رہا۔
"وہ اچھا لڑکا نہیں ہے اور سب سے بڑی بات بہت سے لڑکے اسے پسند کرتے ہیں۔ کچھ تو پریوز بھی کر چکے ہیں۔
لیکن وجیہہ کو وہی ملا تھا گھٹیا لڑکا۔" احد تلخ ہوا۔
"اچھا لڑکا ہے وہ احد۔" ساریہ کو بھی غصہ آیا۔

"جانتا ہوں کتنا اچھا ہے۔" احد نے منہ پھیرا۔

"اچھا تم دونوں تو نہ لڑو۔" وہاں نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا "احد تم مجھے میری برتھ ڈے پر کیا گفٹ دے رہے ہو؟" ساریہ نے موبائل نکال کر لاک کھولتے ہوئے احد کو دیکھا۔

"سوچ رہا ہوں اپنا دل نکال کر دے دوں۔ فرمائشی پروگرام سننے والا تو کوئی نہ رہے گا۔" احد نے ساریہ کو تنگ کرنا چاہا پر وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"چاہیے بھی نہیں مجھے کچھ۔ پاس رکھوا اپنے۔" وہ جھٹکے سے اٹھی اور کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے سنو تو لڑکی۔ مذاق کر رہا تھا۔" وہ اس کے پیچھے لپکا۔ وہاں نے زیر لب مسکراتے ہوئے انھیں دعا دی۔ وہ دونوں اسے بہت خوش نصیب لگتے تھے۔ دو محبتیں ایک ساتھ ہوں تو خوش نصیب ہی کہلاتے ہیں ناں۔

وہ اٹھا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ ساری کلاس لیے بغیر اور احد کو بغیر بتائے گھر آ گیا۔ احد

کلاس میں آیا تو وہاں اسے نہ دکھا اسے شدید حیرت ہوئی۔ کال کی تو موبائل آف تھا اسے مزید حیرت ہوئی۔

"شاید وجیہہ کی وجہ سے پریشان ہے۔" وہ جانتا تھا کہ وہاں وجیہہ سے محبت کرتا ہے خاموش محبت۔ جو اس نے

احد سے بھی چھپائی ہوئی تھی۔ بلکہ نہیں اس نے تو خود سے بھی چھپائی ہوئی تھی اپنی محبت تو پھر احد کو کیا

بتاتا۔۔۔۔۔ کیسے بتاتا۔۔۔۔۔؟

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

"یا اللہ! یہ لڑکا تو انتہائی غلیظ ہے۔" ساریہ اور وجیہہ لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھیں۔ اور ان کے سامنے عباس رضوی

کے کمرے کا منظر چل رہا تھا۔ وجیہہ ایک بار عباس کے فلیٹ پر جا چکی تھی تو اس کے کمرے میں ایک انچ کا مائیکرو

کیمرہ لگا پایا تھا۔ جو اتنا چھوٹا تھا جو کسی کو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا۔

سامنے چلتے منظر کو دیکھنے کی ان میں ہمت نہیں تھی وجیہ نے نے اسکرین آف کر دی۔ وہ بیہودہ مناظر دیکھ کر گناہ نہیں کما سکتی تھیں۔ وجیہ اور ساریہ ساتھ رہتی تھیں۔ اور دونوں عباس رضوی کے خلاف ثبوت جمع کر رہی تھیں۔ وجیہ اور ساریہ کے علاوہ وجیہ کی بہن کی خودکشی کا یونیورسٹی میں کسی کو نہیں پتہ تھا۔

"یاریہ لڑکا تو حد سے زیادہ برا ہے۔" ساریہ حیران تھی۔

"پراس کے بارے میں لگائے گئے میرے سارے اندازے بالکل ٹھیک ہیں۔" وجیہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ ساریہ نے اسے خود سے لگایا۔ وہ ایک بار پھر اپنا ضبط کھو چکی تھی۔ ساریہ کے نمبر پر کال آئی تو اس نے وجیہ کو دور کرتے ہوئے کال اٹھائی۔

"وجی بس یار کتنا روگئی۔" وہ کان سے فون لگائے بغیر بولی تھی۔ وجیہ واش روم میں گھس گئی۔

"اسلام و علیکم" ساریہ نے فون کان سے لگاتے ہی سلام کیا۔

"وجیہ کیوں رو رہی ہے۔" احد نے سلام کے جواب کے بعد پریشانی سے سوال کیا۔

"یار وہ ایک ناول کئی دنوں سے پڑھ رہی تھی اب اس کا ہیر و مر گیا تو وہ دودن تک رونے کا سیگنٹ پورا کرے گی ناں۔" ساریہ نے جلدی سے بہانہ سوچ کر کہا۔

"استغفر اللہ! شکر ہے تم اتنے چھوٹے دل کی نہیں ہو۔" احد کو سکون ہوا۔

"چھوٹے دل کی وہ بھی نہیں پر ناولز کے معاملے میں تھوڑی پاگل ہے۔" ساریہ نے وضاحت دی۔

"اچھا چھوڑو وجی کی بات۔ تم یہ بتاؤ وہاں بھائی سے بات ہوئی خیریت تھی ناں وہ کیوں چلے گئے تھے؟" ساریہ کو یونیورسٹی کا واقعہ یاد آیا تو فوراً سوال کیا۔

"پاگل۔" وجیہہ مسکرا دی۔ جائے نماز لپیٹ کر وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔ "کل ہم یونی جا رہے ہیں۔" وجیہہ نے لیٹے لیٹے چھت کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" ساریہ کو حیرت ہوئی۔ کل ہمیں سارا ڈیٹا اس کو فاروڈ کرنا ہے پھر دیکھتے ہیں اس کا طرز عمل کیا ہوتا ہے۔" وجیہہ نے نفرت سے کہا۔

"لیکن وجہی پر سوں رات میں اسلام آباد کے لیے نکل رہی ہوں۔ تھوڑا رک جاؤ۔ میں جانا ترک نہیں کر سکتی۔ بابا نے ضروری بلوایا ہے۔" ساریہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم چلی جاؤ۔ کچھ نہیں ہو گا میں اکیلی سب دیکھ لوں گی۔" تم ویسے بھی دودن میں آ جاؤں گی۔"

وجیہہ فیصلہ کر چکی تھی۔ پر ساریہ نہ جانے کیوں ڈر رہی تھی۔

صبح وہ فجر تک کام کرتی رہیں۔ پھر فجر کی اذان پر انہوں نے لیپ ٹاپس بند کیے۔ سارا ڈیٹا فار وڈ ہو چکا تھا۔

"نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں اس کاری ایکشن کیا ہو گا۔ آج وہ یونی نہیں جائے گا دیر سے اٹھے گا۔ ہم بھی دیر تک سوئینگے۔" وجیہہ اٹھ کر وضو کرنے چل دی۔ ساریہ نے احد کو یونی نہ آنے کا بتا کر موبائل سائینٹ کر دیا۔ توقع کے خلاف فوراً جواب آیا۔

"کیوں نہیں آؤں گی؟" ساریہ کو حیرت ہوئی۔

"تم اٹھے ہوئے ہو۔" اس نے فوراً میسج کیا۔

"نماز کے لیے اٹھا ہوں۔" احد کے جواب پر ساریہ کو خوشی ہوئی۔ "کل اسلام آباد جا رہی ہوں۔ اس لئے نہیں آپاؤں گی۔ کچھ کام ہیں۔" ساریہ نے نہ آنے کی وجہ بتائی۔

"ٹھیک ہے رات میں چکر لگاتا ہوں۔" احد نے کہا تو وہ خوش ہو گئی۔ موبائل ٹیبل پر رکھ کر نماز کے لئے وضو کرنے چل دی۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

"اللہ ہے ناں میرے ساتھ تم فکر نہ کرو سب بہتر ہو گا۔ انشاء اللہ۔" وجیہہ نے اس کے جانے کے بعد لیپ ٹاپ کھول دیا۔

میلز دیکھ کر تو اس کا سر ہی چکر اگیا۔ اسے کچھ دیر تک سمجھ نہ آیا۔ عباس رضوی کی طرف سے بھیجی گئی ای میلز نے واضح دھمکی تھی۔ وہ خیالوں کو جھٹکتی نماز کے لئے اٹھ گئی۔ ڈر کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ نماز پڑھ کر وہ کچن میں چلی آئی۔ چائے بنا کر مڑی ہی تھی کہ عباس رضوی ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ چائے کا کپ اس کے ہاتھوں سے پھسل کر زمین بوس ہو گیا۔

"تم۔۔۔۔ تم گھر میں کیسے داخل ہوئے؟" وجیہہ اندر سے ڈر رہی تھی مگر خود پر بہادر ظاہر کر رہی تھی۔

"تم شاید کھڑکی بند کرنا بھول گئی تھی۔" وہ مزے سے بولا۔

"مجھے برباد کرنے چلی تھیں تم۔ اب اپنی بہن کی طرح اپنی بربادی کے لئے تیار ہو جاؤ۔" وہ غصے میں پھنکارا۔
"تم جانتے ہو میرے اندر اتنی ہمت کہاں سے آئی کہ تمہیں لاکاروں؟ وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔ اب اس کے چہرے پر پریشانی کے کوئی آثار نہ تھے۔

"کامل یقین۔۔۔۔۔ اپنے رب پر کامل یقین نے مجھے اتنا سہارا دیا کہ تم سے لڑھ سکوں۔ اور اب تو الحمد للہ اللہ نے مجھے اتنی ہمت دی ہے کہ میں تم سے لڑھ سکوں۔ وجیہہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔
"ہاہاہاہاہ۔۔۔ دیکھتے ہیں ہی بی۔ ابھی اپنا لپ ٹاپ دو مجھے ڈیٹا ڈیلیٹ کرنا ہے۔" اس نے قہقہہ لگایا۔
"نہیں دوں گی۔" وجیہہ نے چلا کر کہا۔

تیرے تو اچھے بھی دینگے۔" عباس نے اسے بالوں سے پکڑ کر دیوار سے ٹکرا دلائی۔ ٹکراتنی شدید تھی کہ وجیہہ کا سر گھوم گیا اور ننھے ننھے قطرے ماتھے پر نمودار ہوئے۔

"میں نے کہاناں نہیں دوں گی۔" وہ سر پکڑ کر پھر چلائی تھی۔ عباس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے لپ ٹاپ نظر آیا۔ زبردستی پاس ورڈ کھلوا کر ڈیٹا ڈیلیٹ کرنے لگا۔ وجیہہ پھر بھی پرسکون کھڑی تھی کیونکہ یہ سارا ڈیٹا ساریہ کے لپ ٹاپ میں بھی موجود تھا جو وہ ساتھ لے گئی تھی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

"ہو گیا ڈیٹا مجھے برباد کرنے چلی تھی۔" عباس رضوی نے حقارت سے اس کا لپ ٹاپ پرے کیا۔

"میری دوست کے لپ ٹاپ سے کون ڈیٹا کرے گا گھٹیا انسان۔" اس نے پرسکون لہجے میں مسکراہٹ لیے کہا۔

"وہ میں ہی کروں گا ڈارلنگ۔ بس تجھے ٹھکانے لگا دوں تاکہ تیرے پاس ساری زندگی رونے کی وجہ تو رہے۔ مجھے رلانے چلی تھی۔" عباس اس کی جانب بڑھا۔ وجیہہ نے شیشے کا گلاس اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا اور لاؤنج سے کچن کی طرف بھاگی۔ عباس صوفے سے لڑکھڑایا تھا۔ گلاس اس کا ماتھا چیر گیا تھا پر وہ مرد تھا جلد سنبھل گیا اور اس کے پیچھے کچن کی طرف لپکا۔

"اوہ تو مجھے مارنے کے ارادے ہیں۔" وجیہہ کے ہاتھ میں چھرا دیکھ کر اس نے ڈرنے کی اداکاری کی پھر زور زور سے ہنسنے لگا۔

"نہیں۔۔۔" وجیہہ کے نہیں پر وہ ایک دم خاموش ہوا اور حیرانی سے اسے دیکھا۔
"میں تمہیں تمہارے گندے عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔ میں اس سے پہلے ہی اپنی بربادی کے سارے راستے بند کر دوں گی۔ میں خود کو نقصان پہنچا لوں گی پر عزت پر حرف آنے نہیں دوں گی۔" وہ چلا رہی تھی۔
عباس رضوی آہستہ آہستہ اس کے قریب آ رہا تھا۔

"یہ چھرا رکھ دو۔ حرام موت نہیں مر سکتی تم۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔" عباس رضوی نے وجیہہ کو بے وقوف بنانا چاہا پر وہ وجیہہ تھی سفہاء نہیں۔
"اوہ تو تم بھی جانتے ہو کہ گناہ کیا ہوتا ہے۔" وجیہہ نے نفرت سے کہا۔

"اگے نہیں بڑھنا عباس رضوی ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی۔" وہ غلط راہ پر جا رہی تھی۔ اور وہ مزید آگے بڑھتا رہا۔
وجیہہ نے اللہ سے معافی مانگتے ہوئے ہی کلائی پر چھری چلا دی۔ خون یکدم ہی روانی سے بہنے لگا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ

زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ عباس رضوی رنچر ہو چکا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے ہوش کھور ہی تھی پر زبان پر کلمے کا ورد تھا۔



"یار گاڑی وجیہہ اور ساریہ کے گھر کی طرف موڑ لے۔ ساریہ اسلام آباد جا رہی ہے تو جانے سے پہلے ہی مل کر کوئی ضروری بات کرنی ہے۔" وہ دونوں ریسٹورینٹ سے کھانا کھا کر نکلے تھے اتفاق وہ ریسٹورنٹس وجیہہ کے اپارٹمنٹ کے نزدیک تھا۔

"یار پارکنگ نہیں ہے اور مجھ سے اتنی کم جگہ پر پارکنگ نہیں ہوتی۔" وہاج جھنجھایا ہوا لگ رہا تھا۔
"تو ہی پارکنگ کر کے آمیں بیل بجاتا ہوں۔" وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں بیٹا سب جانتا ہوں کہ کس سے ملنے کی جلدی ہے۔ جی دودن سے یونی نہیں آئی تو صاحب مجنوں بنے ہوئے ہیں۔" احد ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا۔

"بکو اس نہ کر۔" وہاج دروازہ بند کر کے گھر کی بڑھا۔

دروازہ پہلے سے کھلا دیکھ کر وہاج کو شدید حیرت ہوئی۔ اس نے تیزی سے قدم آگے بڑھائے۔ اندر کا منظر اس کا دل دہلا گیا۔ وجیہہ زخمی پڑی تھی۔ اس کی کلائی سے شدید خون بہہ رہا تھا۔ اس پاس کانچ بکھرے تھے پر چھرا غائب تھا۔ وہاج جلدی سے آگے بڑھا اور اسے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔ احد نے ابھی کار پارک نہیں کی تھی اس لئے وہ لوگ بغیر ایک منٹ ضائع کیے ہسپتال کے لئے نکل پڑے۔ وجیہہ کی کلائی سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔ جسے وہاج نے اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ دو گھنٹے سے وہ آئی سی یو میں تھی۔ خون بہت زیادہ بہہ

جانے کی وجہ سے اسے ہوش نہیں آ رہا تھا۔ احد اور وہاج دونوں کا بلڈ گروپ وجیہہ کے بلڈ گروپ سے میچ کر گیا تھا۔ ان دونوں نے جلدی جلدی ایک ایک بوتل خون دیا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہاج بیچ پر گم سم سا بیٹھا تھا کہ احد نے اس کے شانوں پر تھپکی دی۔
"اس نے خود کشی کی ہے۔" وہاج نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں جانتا ہوں۔" احد کو بھی یہ بات پریشان کر رہی تھی۔

"کیوں کی ہے اس نے خود کشی کی کوشش؟" وہاج نے سوالیہ نظروں سے احد کو دیکھا۔ احد نے کندھے اچکا دیئے۔

"میں ساریہ کو کال کر کے اطلاع دے دیتا ہوں۔" احد کہتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔

"ساریہ میں تم سے جو بھی سوال کروں اس کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔" کال اٹھاتے ہی وہ شروع ہو چکا تھا۔ ساریہ پریشان سی ہو گئی۔

"کیا وجیہہ اور اس کے بوائے فرینڈ میں کوئی لڑائی چل رہی تھی؟" جواب میں نفی میں آیا تو احد جھنجھلایا۔

"تو کیا کوئی پریشانی تھی جو وہ دو دن تک یونیورسٹی بھی نہیں آئی۔ احد نے پھر سے سوال کیا۔

"نہیں" ساریہ نے پھر سے جھوٹ بولا۔

"ساریہ وجیہہ نے خود کشی کی کوشش کی ہے اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ ہوش میں نہیں آ رہی ہے بارہ

گھنٹوں سے۔" دعا کرو تم۔" احد نے کہہ کر کال کاٹ دی۔ ساریہ پر تو جیسے بجلی گری تھی۔ اس نے فوراً ٹکٹ کروائی

اور وہ پہلی فلائٹ سے کراچی پہنچ چکی تھی۔ سارا راستہ وہ وجہ سوچتی ہوئی آئی تھی۔ نہ جانے کیوں سارا شک عباس رضوی پر جا رہا تھا۔

وہ ہسپتال پہنچی تو وہاں صرف احد تھا وہاں نہ جانے کہاں غائب تھا۔ وجیہہ کو ہوش آچکا تھا۔ وہ خود میں ہمت جمع کرتی روم میں داخل ہوئی۔

اسلام و علیکم "بمشکل اس نے سلام کیا۔ وجیہہ کے سر اور ہاتھ پٹیوں میں جکڑے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کتنی زرد لگ رہی تھی اسے وہ۔

"کیسی ہے میری دوست؟" اس نے وجیہہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کے پاس ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہوں۔" وجیہہ نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"اوکے لیڈیز میں ذرا وہاں کو دیکھ لوں نہ جانے کہاں غائب ہے۔" احد وہاں کا کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔ وجیہہ کو تھوڑا افسوس ہوا کم از کم آج ہی وہ آجاتا۔

"وجی کیا ہوا تھا؟ تم نے خود کشی کیوں کی؟ تم ایک سال میں کتنا ٹوٹی اور جڑی ہوں میں بہت اچھے سے جانتی ہوں

تب تم نے یہ بھیانک قدم نہیں اٹھایا تھا تو پھر اب کیوں؟" ساریہ بہت ڈسٹرب نظر آرہی تھی پر وجیہہ بہت

پر سکون تھی۔ کیونکہ وہ خوش تھی جو اس بھیڑیے سے بچ گئی تھی۔ اپنی عزت اس نے خود بچائی تھی اور حرام

موت سے اسے اس کے اللہ نے بچالیا تھا۔ اس نے ساریہ کو ساری بات بتادی۔ ساریہ اس کے گلے لگ گئی۔ وجیہہ

رونے لگی تھی۔

"دیکھا تبھی منع کیا تھا کہ ابھی مت کرو میل۔ شکر ہے احد اور وہاں بھائی وہاں پہنچ گئے ورنہ تو پتہ نہیں۔۔۔۔۔" ساریہ آگے نہ بول پائی۔

"اب بس میں احد کو ساری بات بتا رہی ہوں۔ پہلے بھی تمہارے انکار کی سزا بھگت چکے ہیں ہم۔ خدا نخواستہ وہ پھر سے کچھ کرے تو ہمارے ساتھ کوئی محافظ ہونا چاہیے۔ ایک مرد ہونا ضروری ہوتا ہے زندگی میں۔ اب بابا اور بھائی نہیں آسکتے تو احد ہی ہمارا سب کچھ ہے۔" ساریہ نے فیصلہ سنایا۔ وجیہ خاموش رہی۔

"اس سے کہنا یہ بات اپنی حد تک رکھے اپنے کسی دوست یا فیملی کو نہ بتائے۔" دوست سے اس کا اشارہ وہاں کی طرف تھا۔ ساریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھیں کہ وہاں روم کے دروازے کے باہر ساری بات سن چکا ہے۔

☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆

وجیہ جیسے جیسے کہہ رہی تھی وہاں کو لگ رہا تھا کہ اس پر کوئی پہاڑ توڑ رہا ہے۔ اتنا سب کچھ ہو چکا تھا اور وہ بے خبر تھا۔

"کتنا غلط سمجھ بیٹھا تھا میں اس باک لڑکی کو۔" اسے خود پر غصہ آیا۔ اس میں وجیہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی۔ پھر جیسے وہ فیصلہ کر کے آگے بڑھ گیا تھا۔

"اسلام و علیکم کیسا محسوس کر رہی ہو

وجیہ۔" اس نے اپنائیت سے مسکراتے ہوئے وجیہ کو دیکھا۔

"و علیکم اسلام! الحمد للہ بہتر ہوں۔" اس نے سلام کا جواب اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہی دیا تھا مگر فوراً ہی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔

"کہاں تھے آپ وہاج بھائی اب آرہے ہیں آپ۔" ساریہ نے شکایتی لہجے میں کہا۔ احد کی رات کو کال آئی اس وقت میں گہری نیند میں تھا سوچا صبح آجاؤں گا۔ آج آنکھ بھی دیر سے کھلی۔ پھر یونی سے ایک کام تھا آپ سیدھا یہیں آیا ہوں۔" وہاج نے نہایت صفائی سے جھوٹ بولا۔

"جھوٹے آدمی! بس یہ تھوڑی دیر پہلے ہی گیا تھا وجیہہ کے ہوش میں آنے کے بعد۔" احد روم میں داخل ہوا اور اس کا بھانڈا پھوڑا۔ وجیہہ کو جیسے وہاج کی بات لاشعوری طور پر بری لگی تھی دراز پلکیں اٹھا کر وہاج کو دیکھا جو احد کو گھورنے میں مصروف تھا۔ اس کی نظر وجیہہ سے ملی تو وجیہہ نے فوراً نظریں موڑ لیں۔ اور ساریہ سے باتیں کرنے لگیں۔

"وہ تمہارا دوست نہیں آیا؟" احد نے سوال کیا۔ وجیہہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"احد تم میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو۔ مجھے بات کرنی ہے ڈاکٹر سے۔" ساریہ کو دراصل میں وجیہہ کے سلسلے میں بات کرنی تھی۔ وجیہہ ان دونوں کو فی الحال جانے سے روکنا چاہتی تھی مگر وہاج کے سامنے کچھ بول نہ سکی۔

"محترمہ میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گا۔" احد اور ساریہ کے جانے کے بعد اس نے وجیہہ کے چہرے پر الجھن دیکھی تو مسکراہٹ چھپائے بولا۔ وجیہہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"سو جاؤ تم ٹھیک سے۔" وہاج کہہ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ پوری رات اس نے جیسے کانٹوں پر گزار دی تھی پر ایسا کیوں تھا؟ اس کا وجیہہ سے کوئی رشتہ تو نہ تھا اور اب نہ جانے کیوں ساریہ اور وجیہہ کے درمیان ہونے والی گفتگو سے وہ پریشان سا ہو گیا تھا۔ اس نے وجیہہ کی طرف دیکھا جو آنکھیں موندے ہوئے تھی۔ دواؤں کے زیر اثر وہ

دوبارہ فوراً ہی سو گئی تھی۔ ساری رات وہ جاگتا رہا تھا۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر وہ وجیہہ اور ساریہ کو اس مسئلے سے نکالنے کی تدبیر سوچنے لگا اور سوچتے سوچتے اسے بھی نیند آ گئی تھی۔

"دیکھو ذرا محنوں کو۔ دونوں یہیں سو گئے۔ مجنوں ہے کمینہ۔" ساریہ اور احد اندر آئے تو وہ دونوں سوتے پائے گئے۔ احد بولے بغیر نہ رہ سکا۔

"کبھی جو تم نے اچھے الفاظ استعمال کیے ہوں۔" ساریہ نے منہ بنایا پر احد کو کہاں اثر ہونے والا تھا۔
"وہاں بھائی وجیہہ کو پسند کرتے ہیں ناں؟" ساریہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر وجیہہ کو دیکھنے لگی۔
"ہاں بہت زیادہ اور جانتی ہوں مزے کی بات کیا ہے؟" احد نے شرارت سے کہا۔
"کیا؟" ساریہ نے تجسس سے سوال کیا۔

"میرا پاگل دوست خود بھی نہیں جانتا کہ وہ اس مغرور لڑکی سے محبت کرتا ہے۔" احد کی بات پر ساریہ حیران ہوئی تھی۔

"میری دوست مغرور نہیں ہے۔" ساریہ نے خفگی سے کہا۔ وجیہہ تو دواؤں کے زیر اثر سو رہی تھی پر وہاں کھٹ پٹ سے اٹھ چکا تھا "وہاں بھائی آپ اور احد چلے جائیں میں وجیہہ کے پاس ہوں۔ احد صبح آجائیگا۔ ویسے بھی صبح چھٹی ہو جائے گی ساریہ کو احد اور وہاں بہت تھکے تھکے لگ رہے تھے وہ انہیں مزید تنگ نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔
"نہیں میں تم دونوں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ وہاں تم چلے جاؤ میں ساریہ کے ساتھ ہوں۔" احد نے فوراً ساریہ کی بات کی تردید کی۔

"لیکن تم تھک بھی تو گئے ہو ہمیں تو عادت ہے اکیلا رہنے کی۔" احد نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ ساری بات جاننے کے بعد کسی صورت ان دونوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"احد اور ساریہ تم دونوں جاؤ میں یہیں پر ہوں۔ رات کو میں نے ویسے بھی کام کرنا ہے آفس کا۔ احد تمہیں تو پتہ ہے یونیورسٹی اور آفس ساتھ لے کر چلتے ہوئے تھوڑا مسئلہ ہو جاتا ہے۔ پاپا پاکستان میں نہیں ہوتے اور ابھی بھی وہ گئے ہوئے ہیں اور میں اسلام آباد نہیں جا پایا۔ ابراہیم بھائی اکیلے سنبھال رہے ہیں آفس انہیں کچھ کام کر کے دینا اس لئے تم دونوں جاؤ اور میں وجیہہ کے ساتھ ہی رہوں گا بے فکر رہو ساریہ۔ اور میں صبح وجیہہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میں نے ساری باتیں سن لی تھی تم دونوں کی۔ یہ بات وجیہہ کو مت بتانا کہ میں سب سن چکا ہوں۔ وہ لڑکا بہت خطرناک ہے میں بہت پہلے سے اس کی حرکتوں سے واقف ہوں جب ہم اس کو ہم ٹھکانے لگالیں گے تب وجیہہ طلاق لے کر کسی اور سے اپنی مرضی کے مطابق شادی کر سکتی ہے۔" وہاں نے واضح بات تفصیل سے ساریہ کے سامنے رکھ دی تھی۔

"لیکن نکاح کی کیا ضرورت ہے آپ اور احد ویسے بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں۔" ساریہ کو لگا وہ وجیہہ کو راضی نہیں کر پائے گی۔ اس لیے وہ خود بھی راضی نہیں ہونا چاہتی تھی اور تاویل کرنے لگیں گی۔

"جاہل لڑکی نکاح کر کے وہ وجیہہ کے ساتھ رہ کر اسے protect کر سکتا ہے جو بغیر نکاح کے نہیں کیا جاسکتا۔" وہاں کے بجائے احد نے کہا ساریہ نے لمبی سانس اندر کھینچی۔

"لیکن وجیہہ کیوں مانے گی ہماری بات۔ اس نے مجھے منع کیا تھا کہ احد کے علاوہ یہ بات کسی اور کو نہ بتاؤں اب آپ کو خود پتہ چل گئی ہے مگر وجیہہ کو لگے گا جیسے میں نے بتائی ہے۔" ساریہ وہاں سے مخاطب تھی۔

"وجیہہ سے بات کرنا میرا مسئلہ ہے میں اسے جھوٹ کہہ دوں گا اور تم اسے الگ سمجھا دینا کہ تم چاہتی ہو کہ اس کے ساتھ کوئی مضبوط سہارا ہو اور احد تم جتنی جلدی ہو سکے گھر میں بات کرو اپنے اور ساریہ کے نکاح کی۔ عباس رضوی بہت خطرناک انسان ہے اس کے خلاف ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہو گا۔" وہاں نے ان دونوں کو ساری حکمت عملی سمجھائی اور اگلے دن مولوی اور کچھ گواہ لانے کا کہہ کر گھر بھیج دیا۔

وہ صوفے پر دراز وجیہہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وجیہہ کی آنکھ وہاں کا موبائل بننے سے کھلی تھی۔ وجیہہ نے وال کلاک پر نظر دوڑائی تو صبح کے چار بج رہے تھے۔

"احد اور ساریہ گئے؟ یہ کیوں یہاں رکھے ہیں ساریہ نہیں رک سکتی تھی۔" وجیہہ کو ساریہ پر شدید غصہ آیا۔
"تم کب اٹھیں؟" وجیہہ نے پانی کا گلاس رکھا تو اس کی آواز سے وہاں نے اسے دیکھا۔
"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" وہاں نے ایک اور سوال کیا۔

"بہتر۔" اب کی بار وجیہہ نے جواب دے کر گویا وہاں پر احسان کر دیا تھا۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے اور یہ مجھے ساریہ نے کہا ہے کہ تم سے فوراً نکاح کر لوں۔ ساریہ کیلئے بھی احد اپنے گھر میں بات کرنے والا ہے میں نہیں چاہتا کہ ساریہ کے ذہن میں کیا چل رہا ہے مگر جب اس نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے تو میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا شاید وہ نہیں چاہتی کہ تم اکیلی رہو اور تم جانتی ہو کہ آج کل حالات کتنے خراب چل رہے ہیں ہماری یونیورسٹی کی کچھ لڑکیاں اغوا ہوئی ہیں۔" وہاں نے ڈھکی چھپی تفصیل بتائی اور شک نہ ہونے دیا کہ وہ سفہاء کے بارے میں سب جانتا ہے۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔" وجیہہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"جب تمہیں کوئی اور لڑکا جو تمہارے لیے بہتر ہو تمہیں اچھا لگے، مل جائے تم مجھ سے طلاق لے سکتی ہو۔ کیونکہ میں نکاح گھر والوں کو بتائے بغیر کر رہا ہوں میری ایک عدد بچپن کی منگیتر بھی ہے۔" وہاں نے تفصیل بتانا ضروری سمجھی۔ وجیہ خاموش رہی۔

"ٹھیک ہے تم آرام کرو صبح تمہیں ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ ظہر کی نماز کے بعد ہمارا نکاح ہے۔" لفظ تھے یا کوئی کانٹے جو صرف چھنے کا کام کر رہے تھے۔ ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی وہاں بھی ڈھیٹوں کی طرح بغور اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ "سو جاؤ تم۔" وہاں نے اپنائیت سے کہا۔ وجیہ نے ایک لمبی سانس لی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"موبائل ڈھونڈ رہی ہو؟" وہ اس کی متلاشی نگاہیں پڑھ چکا تھا۔ وہ مشکل اپنی مسکراہٹ روک کر پوچھا۔ "کہہ دینے سے ٹیکس نہیں لگتا محترمہ۔ اگر تم مجھے انور کر کے بدلہ لینا چاہتی ہو تو کوئی بات نہیں لے لو بدلہ خود کو ہی نقصان ہو گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکال کر وجیہ کی طرف بڑھایا جسے اس نے جھپٹنے کے سے انداز میں لیا۔

"میں باہر بیٹھ رہا ہوں تمہیں کوئی کام ہو تو بلو الینا۔" وہ کہہ کر دروازے سے باہر نکلنے لگا۔ "بلاؤں گی کیسے؟" وجیہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تو وہاں کے قدم رکے۔

"نرس کو بھیج رہا ہوں تمہارے پاس۔" وہ کہہ کر باہر نکل گیا اور وجیہ نے سر جھٹکا۔

☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆ ...

نکاح کے بعد وہ کمرے میں آئی تو کب سے ضبط کیے آنسو بہنے لگے۔ وجیہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کا نکاح اس طرح ہو گا کہ اس کے رشتے اس کے ساتھ نہ ہوں گے۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

وہاں کمرے میں داخل ہوا تو وجیہہ کو بری طرح روتے دیکھ کر پریشان ہوا۔

"میں جانتا ہوں تم اپنے گھر والوں کی کمی محسوس کر رہی ہو گی اللہ کو ایسا ہی منظور تھا صبر کرو اور پتہ ہے صبر پہلی چوٹ پر کیا جاتا ہے آدھی تکلیف ختم ہونے کے بعد شکوے بھی ختم کر دینا صبر تھوڑی ہوتا ہے صبر تو وہ ہوتا ہے جو چوٹ لگتے ہی خود کو منفی رویوں سے روک لیا جائے۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے تسلیاں دے رہا تھا۔

"تم بیٹھ پر سو جانا میں صوفے پر سو جاؤں گا۔" رات کو بھوک لگے تو واحد کو فون کر کے آڈر کر دینا کچھ وہ لے آئے گا۔" وہ صوفے پر لیٹتا اسے سمجھا گیا۔

"لیکن میرے پاس تو واحد کا نمبر ہی نہیں ہے۔" وجیہہ جو ابھی سے بھوک محسوس کر رہی تھی جلدی سے بے اختیار بولی۔

"میرے موبائل سے کال کر لینا اور پاسورڈ میں میرے نام کا پہلا حرف لکھنا کھل جائے گا۔" وہاں کا اشارہ 'W' کی طرف تھا جس سے وجیہہ اور وہاں دونوں کے نام شروع ہوتے تھے۔

"ٹھیک۔" وجیہہ کہہ کر لائٹ بند کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔ اور پورا گھر چیک کیا۔ کچن میں چاول وغیرہ اور سبزی رکھی تھی اس نے جلدی سے پلاؤ کا سامان جمع کر کے بنانا شروع کیا۔ رات کو دیر تک اسٹڈی میں بیٹھ کر کتابیں پڑھتی رہی اور پھر بیڈ پر آکر سو گئی۔

"اٹھ گئیں تم۔" وہ ٹیرس سے آیا تو وجیہہ بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔

"کیا فجر کی اذان ہو چکی ہے؟" اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں ابھی آدھا گھنٹہ ہے۔" وہاں اس کی اس حرکت پر اسے دیکھتا رہا بچوں کی طرح آنکھیں مسلتے وہ معصوم سی لگ رہی تھی۔

"تو آپ کیوں اٹھ گئے؟" اس نے بیزاری سے پوچھا۔ دراصل غصہ خود پر آ رہا تھا کہ رات بارہ بجے سونے کے بعد بھی اتنی جلدی آنکھ کھل گئی۔ وہاں کو صوفے پر نہ پا کر وہ سمجھی تھی کہ وہ نماز کے لیے گیا ہو گا۔

"میں تو کافی دیر سے اٹھا ہوا ہوں۔ دوپہر جلدی سو گیا تھا تو جلدی آنکھ کھل گئی وہاں صوفے پر بیٹھ کر موبائل استعمال کرنے لگا۔ جبکہ وجیہ دوبارہ لیٹ گئی۔

"سومت جانا اذان ہونے ہی والی ہے نماز پڑھ کر سونا۔" اس نے کوئی جواب نہ دیا ویسے ہی لیٹی رہی نہ جانے اسے وہاں پر کیوں غصہ آ رہا تھا۔ وہاں وضو کرنے چلا گیا۔ واپس آیا تو وہ ویسے ہی لیٹی تھی آنکھیں بند کر کے۔

"ضدی لڑکی" وہاں نے مسکراتے ہوئے زیر لب کہا تھا پر کمرے میں مکمل سکوت ہونے کی وجہ سے وہ اپنے لیے کہا جانے والا تعریفی جملہ سن چکی تھی۔ وہاں کے موبائل پر کال آئی تو وہ کال اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ کمرے کا دروازہ بند ہوا تو وجیہ اٹھ کر بیٹھ گئی اسی وقت دروازہ کھلا تھا دوبارہ وہ کار کی چابی لینے آیا تھا۔ موبائل کان سے لگائے وہ ٹیبل تک آیا۔ وجیہ سر جھکائے بیٹھی تھی وہ مسکراہٹ چھپاتا چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔ وجیہ کو تھوڑی شرمندگی محسوس ہوئی تھی اگلے ہی لمحہ اذان کی آواز پر وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی دی۔

وہ گیلری میں کھڑی بے آواز رو رہی تھی جب وہاں واپس آیا تھا ساریہ سے بات ہوئی تو اس نے کہا تھا کہ وہ وہاں کو سب کچھ بتا چکی ہے۔ وجیہ کو افسوس ہوا مگر ساریہ ٹھیک کہہ رہی تھی کہ وہاں کو حقیقت بتائے بغیر عباس رضوی سے بدلہ نہیں لے سکتے تھے۔ کمرے کا دروازہ کھلا تو وجیہ جلدی جلدی خود کو نارمل کرنے لگی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟" وہ اس کے برابر آکھڑا ہوا وہ خاموش رہی۔ وہاں نے رخ موڑ کر اسے دیکھا وہ روتی رہی تھی اسے افسوس ہوا۔ "دوپہر دو بجے ہم پشاور کے لئے نکل رہے ہیں تیاری کرنا ہے جلدی سو جاؤ کچھ گھنٹے آرام کر لو۔" وہاں کی بات کے اختتام پر وہ خاموشی سے بیڈ پر آ بیٹھی۔ ساریہ کو پشاور جانے کا ٹیکسٹ کر کے لیٹ گئی۔ وہ کچھ دیر گیلری میں کھڑا رہا پھر کمرے میں آ گیا۔ وہ سر تک بلینکٹ اوڑھے سو رہی تھی وہ بھی صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔



"تم احد ہونا؟" عباس رضوی احد کو پہچان کر اس کی طرف ہی چلا آیا تھا۔ اسے پہلے کبھی لڑکیوں سے ڈر نہیں لگا تھا مگر وجیہہ کے پاس اس کی ویڈیوز کا موجود ہونا ایسے ڈرا رہا تھا۔

"ہاں میں ہی ہوں۔ آپ وجیہہ کے دوست ہیں ناں؟" احد نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"آپ سے وجیہہ اور سفھاء کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ دونوں کیوں نہیں آرہیں؟" اس نے اندر کی معلومات نکلوانی چاہی۔

"وجیہہ کا انتقال ہو چکا ہے۔" کیا آپ نہیں جانتے؟" احد نے حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا؟ وجیہہ کا انتقال کس طرح ہوا؟" عباس رضوی کو گویا اس خبر سے سکون محسوس ہوا تھا۔ اس نے بھی اداکاری شروع کر دی تھی۔

"پتہ نہیں خود سے اچانک سے انتقال ہو گیا بیٹھے بیٹھے۔" احد نے افسردگی سے کہا۔

"ساریہ آج کا یونیورسٹی کیوں نہیں آرہیں؟" عباس رضوی اب اگلے شکار کے بارے میں معلومات لینے لگا۔

"وہ شاید اسلام آباد میں ہے۔" احد نے کہہ کر فون کان سے لگا لیا گویا اب دفع ہو جاؤ کا سگنل دے رہا ہو۔

احد نے ساری بات ساریہ کو بتائی وہ دونوں وہاج کا انتظار کر رہے تھے کہ کب وہ آئے اور وہ سب اپنے مشن پر کام شروع کریں۔



"گھر میں کوئی بھی ہمارے نکاح کے بارے میں نہیں جانتا سوائے آپ کے۔" وہاج نے بات کا آغاز کیا۔

"آپ کی آپ نے غصہ نہیں کیا آپ پر؟" وجیہہ کے سوال پر وہاج مسکرایا۔

"آپ تو افسوس کر رہی تھیں کہ وہ ہمارے نکاح والے دن پشاور میں کیوں تھی ورنہ ان کا سسرال تو کراچی میں ہی ہے۔ وہ کراچی میں ہوتی تو نکاح میں ضرور شریک ہوتیں۔" وہاج مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔

"آپ کی آپ تو پھر بہت اچھی ہیں لیکن باقی لوگ کیا وہ غصہ نہیں کریں گے؟" وجیہہ کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"اللہ مالک ہے۔ ماما شاید کچھ نہیں کہیں گی لیکن دادو بہت ارمان سجائے بیٹھی ہیں میری شادی کو لے کر۔ وہ پتہ نہیں

کتنا غصہ کریں اور پھر ہمارے یہاں شادیاں برادری میں ہوا کرتی ہیں۔" اب کی بار وہاج کو بھی ڈر محسوس ہو رہا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ دادی سے جھوٹ بول دوں۔ کہو ننگا گایہ میری یونیورسٹی میں بہن بنی ہوئی ہیں۔ کراچی کے

حالات بہت خراب ہیں آگے پیچھے کوئی ہے نہیں بلا بلا بلا۔۔۔۔۔۔" وہاج بولتا رہا اور وہ سنتی رہی اسکی خاموشی

نوٹ کر کے وہاج نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ رونے کی شیدائی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔ وہاج کو غصہ آنے لگا۔

"تم کس خوشی میں آنسو بہا رہی ہو؟" وہاج نے طنز کیا۔ وہ خاموش رہی

"السلام علیکم ماں" وہاج اسے گھر پہنچتے ہی سب سے پہلے اپنی دادی کے کمرے میں لے آیا۔

"بیٹھو بیٹا" انہوں نے نرمی سے وجیہا کو مخاطب کیا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یہ لڑکی کون ہے؟" انہوں نے پٹھانی میں وہاج سے سوال کیا۔

"میری یونیورسٹی میں پڑھتی ہے کچھ دن پہلے والد اور بہن کا انتقال ہوا ہے، باقی گھر میں کوئی نہیں کراچی کے

حالات بہت خراب تھے، اس لیے یہاں لے آیا۔" وہاج نے تفصیل بتائی تو انہوں نے سکون کا سانس لیا۔

ورنہ ان کے دماغ میں خطرہ محسوس ہو گیا تھا۔

"بہن ہی بنایا ہوا ہے ناں کچھ اور تو نہیں بنایا ہوا" دادی نے بھنویں سکیڑ کر سوال کیا۔

"خوف خدا کریں ماں۔" اس نے ناراضگی سے کہا تو وہ ہنس دیں۔

"کیا نام ہے بیٹا آپ کا" دادی جان نے شائستہ اردو میں سوال کیا۔ "وجیہا" وجیہا نے مختصر سا جواب دیا اور خاموش ہو گئی۔

"ماشاء اللہ بہت ہی پیاری ہو پٹھان ہو کیا؟" دادی نے اسکی تعریف کی۔

"ماما پٹھانی تھیں اور ابو اردو اسپیکنگ۔ ابو کا خاندان کشمیر میں رہتا ہے۔" اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے جواب

دیا وہ اپنے خاندان کے بارے میں بات نہیں کرتی تھی جنہوں نے اسکے والد کو صرف اس لیے چھوڑا کہ انہوں

نے خاندان سے باہر شادی کی تھی۔

"سب گھر والے کہاں ہیں؟" وہاج نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"وریشا شاپنگ پر گئی اور تمہارے اماں ابا اپنے کسی دوست کے یہاں دعوت میں گئے ہیں۔"

دادی جان نے منہ بنایا انہیں وہاج کے والدین کا آئے دن دعوتوں میں جانا بہت برا لگتا۔ اتنے میں وریشا کمرے میں داخل ہوتی دکھائی دی۔

"تم کیا کچھ ماہ کے بچے کو بازاروں میں لیے گھوم رہی ہو سکون نہیں ہے تمہیں۔" وہاج ذیان کو وریشا کی گود سے لینے کے لیے آگے بڑھا۔

"تم تو چپ کرو تھکی ہوئی آئی ہوں نہ سلام نہ دعا دماغ کھانا شروع کر دیا۔" وریشا بری طرح بگڑ گئی تھی۔ وہ وجیہا کی موجودگی پا کر اسکی طرف بڑھی۔

"اوہ وجیہ آئی ہے" وہ اس کے گلے لگی وریشا کو وہ چھوٹی سی لڑکی بہت پسند آئی تھی۔

"میرے بیٹے سے نہیں ملو گی؟" وہ چھوٹے ہوئے بولی تو وجیہا ذیان کو لینے وہاج کی طرف بڑھی وہ ذیان کو گود میں لے کر وہیں بیٹھ گئی۔

"آپی ذیان کس پر گیا ہے؟" وجیہا نے سوال کیا۔

"اپنے ماموں پر" وریشا سے پہلے وہاج بول اٹھا۔ "ایسا ہے کیا؟" وجیہا نے وریشا سے تائید چاہی تو اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"میری بات تو ایسے نظر انداز کی جاتی ہے جیسے ملازم ہوں ان کا۔" وہاج نہ جانے کیوں بھڑک اٹھا تھا۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔ وریشا تو ہنس دی جبکہ وجیہا بیچاری سہم گئی۔

"ارے بے وقوف لڑکی تم کیوں ڈر رہی ہو چلو تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔" وہ اسے لے کر گیسٹ روم کی طرف بڑھی۔

"تم فریش ہو کر آؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔" وہ وجیہا کو کمرہ دکھا کر ہدایات دے کر جانے لگی تو وجیہا نے کھانے کا منع کر دیا وہ سونا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے تم آرام کر لو ذیان کو بھی تمہارے پاس سلا رہی ہوں تنگ نہیں کرے گا۔" وریشا ذیان کو بیڈ پر سلا کر کچن میں چلی گئی۔ وجیہا نے شکر ادا کیا کہ اب تک کوئی مسئلہ نہ ہوا تھا، وہ بیڈ پر ڈھے گئے۔

"وجیہا اور ذیان کہاں؟" ڈائننگ ٹیبل پر وہاں نے وجیہا کی کمی محسوس کی۔

"وہ سو رہے ہیں وجیہا کو بھوک نہیں تھی۔" وریشا نے اطلاع دی تو وہاں کو حیرت ہوئی فلائٹ میں بھی وجیہا نے بہت کم کھایا تھا۔ تھوڑا سا کھانا کھا کر ہی اس نے پلیٹ پری کر دی۔

"میرے بیٹے نے کھانا کم کیوں کھایا ہے؟" وہاں کی دادی کو فکر ہوئی۔

"بس ماں پیٹ بھر گیا بھوک نہیں، میں کچھ دیر میں کراچی کے لیے نکل رہا ہوں بہت سے کام مکمل کرنے ہیں ماما پاپا

کو بتا دینا۔" وہ ماں کو پیار کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، وریشا اسکی پشت دیکھ کر مسکرا دی۔

وہ شاید اس بات سے واقف ہو چکی تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔



"اٹھ گئیں" وجیہا کی آنکھ کھلی تو وریشا سامنے صوفے پر بیٹھی کال پر بات کر رہی تھی، وہ اٹھ کر بیٹھی تو آنکھیں رگڑ کر جوڑا بنایا اتنے میں وریشا کال اینڈ کر چکی تھی۔

"جی اٹھ گئی آپ کے ماما پاپا آگئے؟" وجیہا کو سب سے پہلے جس کا خیال آیا اسے چھوڑ کر اسکے گھر والوں کا پوچھنے لگی۔

"جو اپنا ہے اس کا مت پوچھنا اس کے گھر والوں کا ہی پوچھنا۔" وریشا نے خفگی سے کیا۔

"وہ بظاہر تو میرا ہے پر درحقیقت میرا نہیں ہے۔ بلکل سفر کے ساتھ ہی کی طرح، وہ ہمسفر تو ہوتے ہیں مگر کچھ لمحات کے لیے کسی نہ کسی موڑ پر جدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔" وریشا نے اسکے لہجے میں افسردگی محسوس کی تھی۔

"یہ تو ہے مگر تمہارا اور میرا ساتھ تو ہمیشہ کا ہے۔" وریشا نے کہا تو وجیہا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرا مطلب اب تو ہم دوست ہیں ناں ہم کراچی میں ملتے رہیں گے اور تم اب میری چھوٹی بہن ہو ہمیشہ کی لیے۔" وریشا نے محبت سے کہا تو وجیہا بھی مسکرا دی۔

وجیہا فریش ہو کر آئی تو وریشا تیار کھڑی تھی۔ "کہاں کی تیاریاں ہیں آپ؟" اس نے وریشا کو عبائے میں دیکھا تو بولی۔

"تم بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں ماما کے پاس ذیان کو چھوڑ دوں گی۔" وہ اسے جلدی سے تیار ہونے کا کہہ کر نیچے چلی گئی۔ وجیہا عبایا پہن کر نیچے آئی تو لاؤنج میں ایک باوقار سے شخص اور خوبصورت سی خاتون بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ وجیہا نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"کیسی ہیں بیٹا آپ۔" سلام کا جواب دے کر وہاج کے والد نے اپنائیت سے سوال کیا اس نے الحمد للہ کہہ کر ان کا حال احوال پوچھا۔ وہاج کی والدہ حسنہ تو اسکی خوبصورتی میں جیسے کھوہی گئیں تھیں۔

"کہاں جا رہی ہو بیٹا تم دونوں" انہوں نے نرمی سے سوال کیا ورنہ انہیں اپنا سارا پلان بتایا اور ذیان کو انھیں تھما کر پورج کر طرف بڑھ گئی۔

"ڈرائیو آپ کرینگے؟" وجیہا نے سوال کیا تو ہو مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔ "میں نے وہاج سے سیکھی ہے تم بھی سیکھ لینا۔ اس نے مشورہ دیا تو وجیہا کو محسوس ہوا کہ جیسے مذاق اڑایا گیا ہو اسکی بے بسی کا۔ ڈھیر ساری شاپنگ کر کے وہ دونوں ریسٹورینٹ کی طرف بڑھ گئیں۔ اتنے میں گھر سے کال آنے لگی۔ وہ دونوں بغیر کھائے واپس آ گئیں۔

"فالتو میں اتنی ساری شاپنگ کروادی آپ نے۔" اس نے ناراضگی سے کہا۔

"کل میری کزن آرہی ہے اور میں چاہتی ہوں میری بہن اسکے سامنے بہت اچھی لگے۔" اسکی اپنائیت پر وجیہا کی آنکھیں بھر آئیں۔

"اگر وہاج نے اپنے گھر والوں سے جھوٹ نہ بولا ہوتا تو کیا میں یہاں اتنی عزت سے رہ رہی ہوتی؟ نہیں بلکہ میں یہاں ہوتی ہی نہیں" وجیہا نے افسردگی سے سوچا۔

رات سے نیند نہیں آرہی تھی وہاج کے بارے میں سوچتی تو غصہ آتا کہ بتائے بغیر چلا گیا۔ وہ ٹیرس پر آگئی اور جلد از جلد ان کی زندگیوں سے بہت دور جانے کی دعا کرنے لگی۔ اسے کسی پر بوجھ نہیں بننا تھا۔ وہ کسی کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔



"السلام علیکم کیسے ہو تم دونوں" دروازہ پر بیل ہوئی تو وہ سگریٹ کا ایک لمبا کش لے کر سگریٹ ایش لڑے میں پھینک کر واش روم کی طرف بڑھا، منہ پر پانی ڈال کر مین ڈور کھولنے چل دیا۔ دروازہ کھولا تو سارہ اور احد سامنے کھڑے تھے۔

"وعلیکم السلام ہم تو ٹھیک ہیں پر آپ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔" سارہ کو اسکی شکل پر بارہ بجے لگ رہے تھے۔
"میں ٹھیک ہوں بس سر میں تھوڑا درد تھا صبح سے، آؤ اندر آ جاؤ۔" وہ انھیں لے کر ڈرائنگ روم میں آیا۔ احد نے ایش لڑے میں لاتعداد سگریٹ کے ٹکڑے دیکھے تو حیرت سے وہاں کو دیکھا وہ سگریٹ بہت کم پیتا تھا۔
آج کی پوری رات انھوں نے عباس رضوی کے خلاف حکمت عملیاں طے کرنے میں گزارنی تھی۔ اگلی صبح وہ تینوں عباس رضوی کے والد کے آفس سارے ثبوت لے کر پہنچ گئے تھے۔
بہت مشکل سے آفس اندر جانے کی اجازت ملی۔

"السلام علیکم انکل ہم عباس کے یونیورسٹی فیلو ہیں آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ہم یہ ساری معلومات پولیس یا کسی قانونی ادارے کو بھی دے سکتے تھے مگر ہمیں یقین تھا کہ آپ ایک اچھے انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مسلمان بھی ہیں اس لیے آپ کے پاس چلے آئے۔" وہاں نے تمہید باندھی۔

"ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے۔" انہیں پریشانی ہوئی تھی۔ ہلکی داڑھی پر شفیق سی مسکان چہرہ پر سجائے وہ باوقار شخص کہیں سے بھی عباس رضوی جیسے شخص کا باپ نہیں لگ رہا تھا۔ احد نے آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ کھولا اور ساری

ویڈیوز ان کے سامنے کھول دیں وہ اپنے بیٹے کی شرمناک حرکات دیکھ کر پانی پانی ہو چکے تھے۔ آنسو ان سے رخساروں پر پھسل رہے تھے۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا بیٹا اتنی گری ہوئی حرکتیں بھی کر سکتا ہے مجھے معاف کر دو بچوں۔ میں تم سب کی مدد کرونگا، میں عباس جیسے بیٹے کو پالنے سے بہتر ہے جانور پال لوں۔" ہونہایت شرمندہ اور غمگین تھے۔ وہ اللہ کے قہر سے بچنے کے لیے اپنا بیٹا قربان کر سکتے تھے، انہیں حق کا ساتھ دینا تھا۔ اپنا بیٹا قربان کرنا تھا اور اللہ کا خوف رکھنے والے اللہ کے حکم کے آگے سب قربان کر دیتے ہیں۔

"Thank You Uncle"

وہاں ان کے گلے لگا اور کافی دیر تک وہ تینوں انہیں دلاسا دیتے رہے اور واپس آئے تو انہیں محسوس ہوا کہ گویا ایک معرکہ سر کر لیا ہو۔

"سارہ جمعہ کو تم یونیورسٹی جاؤ گی اور وہ بھی اکیلی اور کوشش کرنا عباس سے سامنا ضرور ہو۔" وہاں نے سارہ کو مخاطب کیا اور اگلا لائحہ عمل بتانے لگا۔

"نہ جانے کیوں میرا دل نہیں مان رہا وہاں" احد کو پریشانی ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچ کا ساتھ دیتے ہیں مجھے تو اللہ پر کامل یقین ہے کہ جو ہو گا اچھا ہی ہو گا تم کیوں فکر کرتے ہو احد"

وہاں سے پہلے سارہ بول اٹھی وہاں اور احد بے اختیار مسکرا دیئے۔ جب عورتیں ڈرنے کو بجائے مردوں کے

سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھ ڈال کر ظلم کے خلاف بولنا شروع کر دے تو بہت جلد ہی معاشرے سے

بھیڑیوں کا خاتمہ ہو جائے۔

"وہاج نے پلان بتایا تو احد نے مسکرا کر معنی خیز انداز میں اسے دیکھا۔"

نواز ابرار کو کہاں فرق پڑنے والا تھا۔

"او کے اللہ حافظ سو جا تو میرے پیار" احد اس سے مل کر سارہ کو لے کر باہر نکل گیا۔

وہاں بیڈ پر لیٹ گیا بہت تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ وہ وجیہا کو یاد نہیں کرنا چاہتا تھا مگر جب بھی تنہا ہوتا وہ ضرور

یاد آتی۔

"آدھا سفر گزر گیا ہے شاید ہمارا ساتھ اب بہت کم وقت ساتھ رہ گیا ہے پھر وہ کہاں اور ہم کہاں۔" وہاں زیرِ لب

برطبرطایا۔

پر کون جانے کے باقی مادہ سفر کچھ وقتوں کا ہے یا ساری زندگی کا۔۔۔۔۔

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

وہاج سارہ کے ساتھ لاونج میں داخل ہوا تو سب گھروالے بھی وہاں موجود تھے سوائے ذیان اور وجیہا کے۔ سارہ سب گھروالوں سے ملی۔

"سفر کیسارہا۔" وریشا نے پوچھا تو سارہ نے اچھا کہ کر وہاج کی طرف دیکھا۔

"جاؤ تم دونوں فریش ہو جاؤ جا کر۔" حسہ نے کہا تو سارہ تو کھڑی ہو گئی پر وہاج چائے منگوا کر وہیں بیٹھ گیا۔

"میرا روم تیار ہے ناں چچی۔" سارہ نے گیسٹ روم کے متعلق سوال کیا تو حسہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ سارہ اپنا بیگ لے کر اوپر جانے لگی۔

"بیگ چھوڑ دو بھاری ہو گا وہاج لے آئے گا۔" وہاج کی دادی نے کہا تو وہ مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

"وہاج جاؤ سارہ کو بیگ دو اسے سامان چاہیے۔" وریشا نیچے آئی اور وہاج کو اوپر بھیج کر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہاج سارہ کو بیگ دے کر اپنے کمرے میں چلا آیا کمرے کی لائٹ جلای تو ذیان اور وجیہا ویسے ہی سو رہے تھے۔

"کتنے سو تو ہیں دونوں جب میں گیا تھا تب بھی سو رہے تھے آیا ہوں تب بھی سو رہے ہیں بڑے مزے آرہے ہیں بھی ان کو۔" وہ بڑبڑاتا ہوا واش روم میں گھس گیا۔

فریش ہو کر نکلا تو وجیہا کمرے میں نہیں تھی۔ شرٹ پہن کر بال سیٹ کیے اور پرفیوم لگا کر کمرے سے نکلنے لگا تو کھانسی کی آواز پر اس کے قدم جمے۔ وہ گیلری میں کھڑی تھی۔

"السلام علیکم" وہاج کی بھاری آواز وجیہا کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے جلدی جلدی آنسو صاف کیے وہاج خلاء کو گھور رہا تھا اس لیے روتے ہوئے اسے دیکھ نہ سکا۔

"وعلیکم السلام کیسے ہیں؟" وجیہا کی آواز کھانسی کی وجہ سے کافی خراب ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہوں تم کیسی ہو" وہاں نے اسکی طرف چہرہ موڑا تو سفید لباس میں وہ روئے روئے سے چہرے کے ساتھ سرخ ناک لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہاں نے اسکی طرف چہرہ موڑا تو وہ سامنے دیکھنے لگی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔" وجیہا طبعیت کافی بہتر محسوس کر رہی تھی ورنہ پچھلے سارے ہفتے وہ شدید بیمار رہی تھی۔

"ویسے ٹھیک لگ تو نہیں رہی" وہ اسکی زرد رنگت دیکھ کر بولا تھا۔ "بس کچھ دن طبعیت ٹھیک نہیں رہی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اب کون سی ٹھیک ہے؟" وہاں نے خفگی سے بولا۔ وجیہا خاموش رہی۔

"چلو آؤ تمہیں اپنی کزن سے ملواتا ہوں سارہ آئی ہے" وہاں نے کہا تو وجیہا نے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا۔

"صرف کزن؟" اس نے بڑے عجیب انداز میں سوال کیا۔ "جب سب جانتی ہو تو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔" وہ ناراض ہوا۔

"اچھا سوری، کزن تو نہ بولیں ناں آپ سیدھا سیدھا فیانسی بول دیں ٹیکس تھوڑی ناں لگتا ہے۔" وہ فوراً نارمل ہو چکی تھی۔ جلدی سے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی تو وہاں فیان پر جھکا ہوا تھا۔

"ارے اٹھ جائے گا ناں۔" وہ اسے گھورنے لگی۔ وہاں مسکرا کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں ساتھ ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گئے۔

"ویسے محترمہ آپ میرے کمرے میں کیا کر رہی تھیں؟" وہاں نے سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے چھیڑا۔ وہ اس سے آگے تھی۔

"اپنی مرضی سے تو نہیں سوئی تھی صبح فجر کے بعد آپ لے گئیں تھیں کہ گیسٹ روم سارہ کے لیے صاف ہو گا اور اوپر والے گیسٹ روم بند ہوئے ہیں۔" وہ وضاحت دینے لگی۔

"آپ فکر نہ کریں آج آپ کے کمرے میں سوؤنگی" وہ سنجیدگی سے بولی وہاں ہنس دیا۔

"مذاق کر رہا ہوں تم چاہو تو میرے کمرے میں سو جانا میں کہیں اور سو جاؤنگا۔" وجیہا بغیر جواب دیئے لاؤنج میں داخل ہو گئی سب کو سلام کر کے خالی صوفے پر جا بیٹھی۔

سارہ تو اسے دیکھتی ہی چلی گئی تھی۔ وہاں بھی وجیہا کے برابر صوفے پر آ بیٹھا تھا۔
وریشا نے سارہ اور وجیہا کا تعارف کروایا۔

"کتنی پیاری ہیں ناں یہ۔" سارہ نے وریشا کے کان میں سرگوشی کی۔

"بہت ہی پیاری بچی ہے بہت ہی سگھڑ اور سلیقہ مند۔" دادی ماں تو اسکی فین ہو گئیں تھیں۔ "ہاں بھی کھانا تو بہت اچھا بناتی ہو بیٹا۔" یوسف صاحب نے بھی تعریف کی۔ وہاں اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ وجیہا کی نظریں اس سے ملیں تو وہ نظریں جھکا کر گئی۔

"بس بھی بہن کس کی ہے" وریشا نے کریڈٹ لینا چاہا۔

"آف کورس میری۔" وہاں فوراً بول پڑا۔

"جی نہیں میری بہن ہے" وریشا باقاعدہ لڑنے لگی۔ "میری" وہاں نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔

"بھی تم خود ہی بتا دو کس کی بہن ہو؟" سارہ تنگ آ کر بولی تھی۔

"وریشا آپ کی۔" وجیہا نے کہا تو وہاں نے خفگی سے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔ "پارٹی بدل لی ناں تم نے" وہاں نے کہا تو وجیہا نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا جس سے سب ہنس دیئے۔

"صبر کرو تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔" وہاں نے دل میں سوچا، کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ وجیہا نے دادی ماں کے کمرے میں قہوہ بھجوا دیا تھا۔ اور اپنی اور وریشا کی چائے بنائی۔ سارہ نہ چائے پیتی تھی نہ کافی، سارہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب وجیہا نے اسے کافی کا کپ تھمایا اور وہاں کے کمرے میں پہنچانے کا کہا۔ وہاں جو وجیہا کو ڈھونڈتا کچن میں آ رہا تھا ان کی باتیں سن کر دروازے کے باہر ہی رک گیا۔

"تم وہاں کو وہاں بھائی کیوں نہیں کہتی۔" سارہ نے وجیہا سے کہا۔

"کبھی کہا ہی نہیں تو زبان پر بھی نہیں چڑھا۔" وجیہا سارہ کی ساری باتیں سمجھ چکی تھی اس لیے وضاحت دی ورنہ وضاحت دینے کی اسے عادت نہ تھی۔

"اور تم کہاں جا رہی ہو؟" سارہ نے کہا تو وجیہا نے ٹیرس کہہ کر آگے قدم بڑھا دیئے۔

"اس وقت اور وہ بھی اتنی سردی میں۔" سارہ دوبارہ بول اٹھی۔ "مجھے سردیاں پسند ہیں تم میری فکر نہ کرو میں ٹھیک ہوں۔" وجیہا مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔ وہاں دیوار کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔

وہ چھت پر آئی تو سردی محسوس ہوئی۔ اسے نہ جانے کیوں سارہ سے کی ہوئی باتیں یاد آنے لگیں۔

"وجی مجھے لگتا ہے وہاں تم سے محبت کرتا ہے اور پتہ ہے احد کو بھی یہی لگتا ہے۔" سارہ نے کہا تو وہ بے بسی سے مسکرائی تھی۔

"ساریہ اس کی زندگی میں پہلے سے کوئی ہے اور میں کس طرح اس معصوم لڑکی کا حق مار دو وہ بچپن سے اس کے ساتھ منسوب ہے اور جانتی ہو میرا یہاں پر دل نہیں لگتا۔ کبھی کبھی گھٹن سی محسوس ہوتی ہے دل کرتا ہے بھاگ کر کراچی آ جاؤں اگر عباس والا مسئلہ حل ہو جائے تو میں یہاں ایک دن رہنا پسند نہ کرو۔" ساریہ کو اس کی بات پر غصہ آیا تھا اور ہمیشہ کی طرح اس نے کال کاٹ دی تھی۔

"ایک تو اس لڑکی کی پرانی عادت ہے کال کاٹنا غصہ میں۔" ساریہ کی باتوں پر وجیہہ افسردہ ہو گئی تھی مگر اس کی حرکتیں یاد آئیں تو مسکرا دی۔

"اتنا مسکرایا کس خوشی میں جا رہا ہے؟" وہاں اس کے برابر آکھڑا ہوا اور رخ موڑے اسے دیکھنے لگا۔

"ساریہ یاد آرہی تھی۔ وجیہہ جلدی سے بولی اور چائے کا کپ لبوں سے لگا لیا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ میں تمہارا بھائی نہیں ہو تو کیا ہوں؟" وہاں کو شرارت سو جھی۔

"ہز بینڈ" وجیہہ نے اچانک سے کہا اور پھر جلدی سے پچھتاوا ہوا فوراً سر جھکا گی۔

کیا بتا دیں سب کو؟" وہ سنجیدہ ہوا۔

"مجھے گھر سے نکلوانا ہے تو بتا دیں میں ہو جاتی ہوں۔" وجیہہ نے اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے تو گھر میں رکھنا ہے۔ پھر؟" وہ اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ وجیہہ نے نظریں جھکا

لیں۔

"تو جیسے گھر میں رکھنا ہے وہ نیچے ہی ہے کہیں تو بھیجوں؟" وجیہہ کی بات پر وہ سخت بد مزہ ہوا تھا۔

"معاف ہی کر دو۔" اس نے منہ بنایا۔

"کوئی بات نہیں کچھ دنوں کی بات ہے۔ تاریخ سال کے آخر کی طے ہو گئی ہے کچھ ماہ صبر کر لیں۔" وہاں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جب کہ وہ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ سیدھی لان میں آئی تھی وہ کمرے میں نہیں جانا چاہتی تھی۔ وہ موبائل میں مصروف ہونے کی ناکام کوشش کرنے لگی پر وہ بالکل بھی اس کے ذہن سے محو نہیں ہو رہا تھا۔ وہاں غصے میں سیدھا وریشہ کی کمرے میں گیا تھا۔ اس نے جلدی سے فون کاٹا اور حیرت سے وہاں کی طرف دیکھا۔

"ایسے کیا گھور رہے ہو بھائی۔" وہ خفگی سے خولی۔

"میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی اور کسی نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔" وہ سخت غصہ تھا۔

"ہاں کل ہی ہوئی تھی میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی۔" وہ عام سے انداز میں بولی۔

"مجھے سے پوچھے بغیر کیوں کی؟" وہ گر جا۔

"کیونکہ تم سے پہلے بات ہو چکی تھی جو جس طرح طے ہوا تھا اسی طرح ہوا ہے۔" وہ سنجیدہ ہوئی۔

"میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا وہاں نے کمزور سا احتجاج کیا۔

"پر کیوں یہ سب تو پہلے ہی طے ہو گیا تھا۔" وریشہ کا شک یقین میں بدل رہا تھا۔

"میں تھک گیا ہوں۔ ہاؤس جاب کے بعد کچھ دن تو آرام کروں گاناں۔" اس نے بہانہ بنایا۔

"ہاں جیسے شادی کے بعد ہم تمہیں کچن سے سنبھالنے بھیج دیں گے۔ کرتے رہنا آرام۔" وریشہ جان بوجھ کر اس کے

بہانے ریجیکٹ کرتی رہی۔

"یار۔۔۔۔" اس نے بے بسی سے دیوار پر مکمارا۔ وہ چلا گیا تھا۔ وجیہہ کچن میں کپ رکھ کر کمرے میں چلی آئی۔
زیان رو رہا تھا اور وریشہ نہ جانے کن خیالات میں تھی۔ وجیہہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر زیان کو گود میں لیا۔
"آپی کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا؟" وریشہ نے نا سمجھی سے وجیہہ کو دیکھا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔ بہت رات ہو چکی ہے اسے بھوک لگ رہی ہو گی۔" اس نے زیان کو گود میں لیا اور لائنٹس
آف کر وادی۔ وجیہہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پر آکر لیٹ گئی پر اس کی نیند نہ جانے کہاں کھو گئی تھی پروہ ڈھیٹوں کی
طرح لیٹی رہی۔

"السلام علیکم!" ڈائننگ ٹیبل پر وہاج کے علاوہ سبھی موجود تھے۔ ابراہیم صاحب کی بھاری آواز پر سب نے
سلام کا جواب دیا۔ "وریشہ بیٹا وہاج اب تک کیوں نہیں اٹھا؟" ابراہیم صاحب نے سوال کیا تو وریشہ نے لاعلمی
ظاہر کی۔ جبکہ سارہ اسے بلانے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

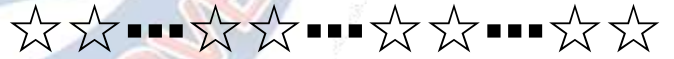
"ان کے کمرے میں تو کوئی بھی نہیں ہے۔" سارہ کرسی کھینچ کر دوبارہ بیٹھ گئی۔

"کسی کو بھی بتائے بغیر یہ کراچی چلا جاتا ہے پتہ نہیں اتنا لا پرواہ کب سے ہو گیا یہ۔" حسنہ کو غصہ آیا تھا۔ سب
خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔

ناشتہ کر کے ساری خواتین باہر لان میں جا بیٹھی تھیں۔ سردیوں میں گرم دھوپ سکون دے رہی تھی۔ سارہ بور
ہونے لگی تو واپس کمرے میں چلی گئی۔ ظہر کی اذان ہوئی تو ماں اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ وجیہہ کتابیں لے کر
اسٹڈی کی طرف بڑھ گئی۔ لان میں صرف وریشہ اور اس کی والدہ حسنہ بچیں تھیں۔

"ماما مجھے تو لگتا ہے کہ وہاں وجیہہ سے محبت کرتا ہے۔" وریشہ نے ساری بات انہیں بتائی جو اس کے اور وہاں کے درمیان ہوئی تھی۔ حسنہ پریشان ہو گئی وجیہہ انہیں بھی بہت پسند تھی مگر وہ اپنی خواہش زبان پر نہیں لاسکتی تھی۔ "میری تو خود خواہش یہی ہے کہ میری بہو ہر فن مولا ہو۔ سارہ اچھی ہے مگر وجیہہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔" حسنہ نے کہنا شروع کیا۔

"سگھڑ ہونا یا گھرا چھی حکمت عملی ہے مینٹین کرنا اتنا معنی بھی نہیں رکھتا۔ ہمیں تو بس اپنے اکلوتے بھائی کی خوشی دیکھنی چاہیے۔ زبردستی کے رشتے تو ویسے بھی پائیدار نہیں ہوتے۔" وریشہ افسردگی سے بولی۔ "لیکن بیٹا یہ بھی تو ناممکن ہے کہ سارہ کے بجائے وجیہہ کو اس گھر کی بہو کے طور پر متعارف کروایا جائے۔ سارہ سے وہاں کی نسبت بچپن سے طے ہے۔" حسنہ بھی افسردہ نظر آنے لگیں تھیں۔ "کاش کہ یہ ممکن ہو جائے کہ سارہ کے بجائے وجیہہ میری بھابھی ہو۔" وریشہ نے دعا کی تو حسنہ نفی میں سر ہلاتیں بمشکل مسکرائیں تھیں۔



عباس رضوی فزکس ڈپارٹمنٹ سے نکل رہا تھا جب اسے ساریہ نظر آئی۔ کتنے عرصے سے وہ اس لڑکی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

"آگئی اسلام آباد سے۔" اس نے ساریہ کا راستہ روکا۔
"جی" وہ بمشکل مسکرائی۔

"میں نے سنا ہے وجیہہ کی ڈیٹھ ہو گئی ہے، بہت افسوس ہوا مجھے کسی نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔" اس نے شکایتی لہجے میں کہا تو ساریہ کا دل چاہا کہ اس کا منہ نوچ لے۔

"در اصل مجھے بھی بہت لیٹ پتہ چلا کیونکہ میں کراچی میں نہیں تھی۔ آپ غمگین نہ ہو جو اللہ کو منظور۔" وہ افسردگی سے بولی۔ "اپنا خیال رکھیے گا اور وجیہہ کے لیے دعا کیجیے گا۔ مجھے گھر جانا ہے میں چلتی ہوں۔" ساریہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔ عباس اس کی پشت دیکھتا رہا جب وہ غائب ہو گئی تو عباس جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھا۔ ساریہ گھر میں داخل ہوئی تو بظاہر گھر میں کوئی بھی نہ تھا فلیٹ کا دروازہ لاک کر ناوہ جان بوجھ کر بھول گئی تھی۔ کچن میں کھڑی پانی پی رہی تھی جب وہ وہاں آیا۔

"تم یہاں کیسے آئے؟" وہ پانی پی کر پلٹی تو عباس رضوی سامنے کھڑا تھا۔ اس نے ڈرامہ شروع کیا۔ "جی سالی صاحبہ جب ایک بار آسکتا ہوں تو کیا دوبارہ نہیں آسکتا۔ کیوں تمہیں میرا آنا برا لگا کیا؟" وہ اس کے قریب بڑھ رہا تھا۔

"قریب مت آنا میرے۔" وہ چلائی تھی۔

"ایسے ہی چلا رہی تھی تیری دوست بھی۔ اب شرافت سے لیپ ٹاپ کھول اور سارا ڈیٹا ڈیلیٹ کر۔" وہ بھی دھاڑا۔ ساریہ کسی مشین کی طرح اس کی ہدایت پر عمل کرنے لگی۔

"ویسے تیری دوست بھی بڑی ضدی تھی مار کھا کھا کر ڈیٹا ڈیلیٹ کیا تھا اور ایک تم ہو۔" اس کی بات سن کر وہاں کا خون کھولنے لگا تھا۔ اس سے برداشت نہ ہو رہا تھا اور وہ جذبات میں آکر غلطی کر بیٹھا۔

"میری بیوی کے بارے میں کوئی بکو اس تو نے اپنی گندی زبان سے کی تو وہ تیرا آخری دن ہو گا۔" اس نے اس کے گال پر مکہ جڑا تھا۔

"اوہ میری جان نے شادی بھی کر لی تھی مجھے بلایا بھی نہیں۔ اور تم کہاں چھپے ہوں بزدل" عباس ابھی بھی سکون محسوس کر رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے گندے کارنامے کے سارے ثبوت ختم ہو گئے ہیں۔

"تیرا کام ختم عباس رضوی یہ ساری ویڈیو ریکارڈ ہو گئیں ہیں۔ اور حساس ادارے اس کو لائیو دیکھ رہے ہیں۔" وہاں نے اسے دھکیلا تو وہ الٹا گرا۔ ساریہ کو اس کی پچھلی پاٹ میں گن نظر آئی تو اس نے جلدی سے نکال کر عباس پر تان لی۔

"واہ لڑکی تم نے کیا تربیت حاصل کی ہے شوٹ کرنے کی جو دو لڑکوں کے ہوتے ہوئے بھی تم گن پکڑ کر کھڑی ہو۔" عباس رضوی استہزائیہ ہنسا۔

"نہیں عباس رضوی بات کچھ یوں ہے کہ میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتی ہوں تاکہ تمہیں احساس ہو جائے کہ لڑکیاں اتنی کمزور نہیں جتنا تم انہیں سمجھتے ہو۔" وہ غصے میں بولی۔

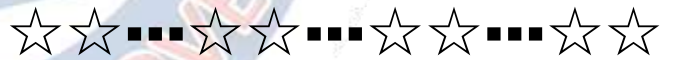
"اوہ آئی سی" وہ حیرانگی سے بولا۔ "تو پھر کہاں ہے تیری بیوی؟" وہاں غصے سے لال ہو رہا تھا اور عباس اسے مزید غصہ دلانے آگیا تھا۔ اس سے پہلے کہ ایک اور مکہ عباس کو پڑتا ایک گولی چلی تھی اور اسی لمحے عباس سائیڈ پر ہوا تھا دراصل عباس وہاں کے مکے سے بچنے کے لیے سائیڈ پر ہوا تھا اس وجہ سے عباس کو لگنے والی گولی وہاں کے دائیں بازو سے ہوتی ہوئی گزری تھی۔ گولی کی آواز سنتے ہی پولیس کے کچھ لوگ جو انہوں نے پہلے ہی بلا لیے تھے، سامنے آگئے تھے۔ ساریہ شاکڈ تھی اس کے ہاتھوں سے گن نیچے گری۔ احد نے حیرت سے وہاں کی طرف دیکھا جو زمین پر بیٹھ کر کراہ رہا تھا خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا۔

"وہاج ہمت سے کام لو ہمیں جلد ہسپتال پہنچنا ہے۔" احد نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔ پولیس عباس رضوی کو ہتھکڑیاں لگا چکی تھی۔ وہ پرسکون تھا کیونکہ اسے خوش فہمی تھی کہ اسکا باپ اسے چھڑوالے گا۔ ساریہ بھاگ کر وجیہہ کا دوپٹہ لے آئی اور وہاج کے ہاتھ پر باندھ دیا تاکہ خون رک جائے۔ احد بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔ وہاج نے آنکھیں موند لیں۔ وہ محبت کا حق ادا کر چکا تھا۔ وہ لوگ ہاسپٹل پہنچے تو کچھ دیر میں رضوی صاحب بھی آگئے۔ ساریہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"بس کر جاؤ ساریہ تمہاری غلطی نہیں ہے اس میں۔" احد کو تکلیف ہو رہی تھی۔

"جی بیٹا آپ نے تو بہت بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔" عباس کے والد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

دو گھنٹے ان سب نے سولی پر گزارے تھے اور پھر ڈاکٹر نے آکر اس کے خطرے سے باہر ہونے کی اطلاع دی تھی۔ ان سب نے سکون کا سانس لیا۔ ساریہ کے آنسو تھم گئے تھے ان سب نے شکر ادا کیا اور احد وریشہ کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔



"بس کر جاؤ وجیہہ اب تو وہاج بالکل ٹھیک ہے تمہارے سامنے ہی احد کی کال آئی ہے اور تم روئے جا رہی ہو

روئے جا رہی ہو۔ دیکھو تمہاری وجہ سے میرا شہزادہ بھی رونے لگا ہے۔" وریشہ نے احد سے بات کر کے وجیہہ کو اس کے خطرے سے باہر ہونے کی خوشخبری دی تو وہ چپ ہونے کے بجائے روتی گئی۔

ان دونوں نے ساتھ ہی ساری ریکارڈنگ دیکھی تھی۔ جب سے وہاج کو گولی لگی تھی وجیہہ روئے جا رہی تھی۔ وجیہہ شکرانے کے نفل نفل پڑھنے لگی تو وریشہ بیگ پیک کرنے چل دی۔

وہاج کے والدین سارہ کو چھوڑنے لاہور گئے ہوئے تھے اور دو دن رہ کر اگلے دن واپس آنا تھا اور ان کے آنے سے ایک دن پہلے کی کراچی کے فلائٹ وجیہ اور وریشہ کے لیے ابراہیم کنفرم کروا چکا تھا۔

"چلو وجیہ تیار ہو جاؤ آدھے گھنٹے میں ہم کراچی کے لیے نکل رہے ہیں۔" وجیہ دعا مانگ رہی تھی جب وریشہ نے زیاں کو تیار کر کے لے آئی تھی۔

"نہیں آپنی آپ چائیں کراچی میں ماں کے پاس ہوں۔ میں کل یا پرسوں انکل کے ساتھ آ جاؤں گی۔" وجیہ نے صاف انکار کر دیا تھا۔

"تم دونوں نے تیار نہیں ہونا؟" ابراہیم نے دونوں کو بغور دیکھا۔

"وجیہ کہہ رہی ہے ماں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی۔ پاپا کے ساتھ آ جائے گی۔ وریشہ کو اچھا لگا تھا وجیہ کا اس کی فیملی کی فکر کرنا۔"

وہ ان کو الوداع کر کے ٹیرس پر آگئی اس نے کراچی نہ جانے کا فیصلہ اس لیے کیا تھا کہ وہ ابھی وہاج کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اور اسی گھر میں وہ اپنے راستے وہاج سے الگ کرنا چاہتی تھی۔ عباس کیفر کردار تک پہنچ چکا تھا اور اب وجیہ کو کسی کا خوف نہیں تھا۔ اس نے بیگ پیک کیا مگر وہاج کے والدین کے لوٹنے تک کے لئے وہیں رک گئی۔ رات کو وہاج کی دادی کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت ساری باتیں کیں اسے یہ بزرگ خاتون بہت پسند تھیں۔

بارہ بجے کے بعد وہ واپس کمرے میں آگئی۔ نماز پڑھ کر وہاج کے کمرے میں آئی اور وہاں بیٹھ کر گزرے دنوں کے بارے میں سوچنے لگی۔ سوچتے سوچتے جانے کب نیند آئی اور وہی سو گئی فجر کے لیے اٹھی تو واپس نیند نہ آئی۔ نماز قرآن پڑھ کر گیلری میں آگئی۔ حسنہ اور ابراہیم واپس آچکے تھے۔

"اب مجھے چلنا چاہیے۔" اس نے جلدی سے سامان سمیٹا اور تیار ہو کر باہر آگئی۔ چوکیدار کو کراچی جانے کا انفارم کر کے وہ گھر سے نکلی۔ وہاں کے گھر پر ایک نظر ڈالی تو ایک آنسو اسکے گال پر پھسل گیا۔ کراچی آکر وہ سیدھی اپنے گھر آئی تھی۔ اس نے ساریہ کو کال نہیں کی۔ ساریہ آج کل ہاسپٹل میں رہ رہی تھی وہ اگلے کئی دن ساریہ یا کسی کو بھی اپنے کراچی آنے کا بتانا نہیں چاہتی تھی۔

وہاں کے بارے میں سوچتی تو افسردہ ہو جاتی۔ ایک بہت بڑا احسان وہاں نے اس پر کر دیا تھا۔ وہ اس کے بہت سے احسانوں کے نیچے دبی ہوئی تھی۔

"سارہ تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں وہاں جیسے انسان کا ساتھ ملے گا۔" اس نے سوچا اور نماز کے لئے چلی گئی۔ اسے اپنے محسن کے لئے دعا بھی تو کرنی تھی۔ لمبی عمر کی، اچھی زندگی کی، خواہشوں کی تکمیل کی اور ہمیشہ خوش رہنے کی۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

اگلے دور وزوہ گھر میں بور ہو رہی تھی پر ساریہ کو نہیں بتایا تھا کہ وہ آچکی ہے وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے یہ بات ساریہ کو بتائی تو وہ اسے ضرور وہاں سے ملنے کا کہے گی۔ اور وہ وہاں سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ خیریت سے ہے۔ آج صبح سے ہی اسے طبیعت بوجھل سی محسوس ہو رہی تھی گھر کا کام کر کے وہ فارغ ہوئی تو فریش ہو کر چائے بنائی اور لاؤنچ میں آکر بیٹھ گئی۔ چائے پیتے وہ مسلسل وہاں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ وہاں سے طلاق کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی مگر سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح بات کرے۔ طبیعت پوچھنے کیلئے فون نہیں کیا طلاق کیلئے کس طرح کرتی۔ اسے اپنا آپ بہت خود غرض لگا۔ وہ وہاں کو اپنی طرف سے کسی

اور پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ چائے پی کر اس نے صوفے کی پشت سے سرٹکا دیا اور آنکھیں موند لیں۔ اس گھر میں اسے بابا اور سفھاء بہت یاد آتے۔ آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر اسکا چہرہ بھگونے لگے۔

"تمہیں رونے کا ٹھیکہ ملا ہوا ہے محترمہ!" شناسا آواز پر وجیہہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

"آپ کے پاس گھر کی چابیاں کہاں سے آئیں؟" وجیہہ نے وہاج کو ساتھ بیٹھتے دیکھا تو حیرت سے بولی۔

"عباس کے خلاف سارے پلان یہاں پر ہی بنتے تھے اس لئے ہم سب کے پاس چابی تھی۔" اس نے وضاحت دی۔ وجیہہ نے وہاج کو بغور دیکھا۔ اس نے پوری آستین والی بلیک ٹی شرت پہنی تھی۔

"مجھے یقین نہیں تھا کہ تم اتنی خود غرض ہو سکتی ہو کہ گوئی لگنے پر ملنے کے بجائے میرے گھر سے بھاگ آئی۔" وہاج نے شکوہ کیا تو وجیہہ نے نظریں جھکا لیں وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا اتنا برا ہوں میں۔" وہ خاموش رہی تو وہاج ایک بار پھر بولا۔ وجیہہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں نہیں آپ تو بہت ہی اچھے ہیں بلکہ جتنا آپ نے میرے لئے کیا کسی نے نہیں کیا ہو گا۔ آپ کے مجھ پر بہت احسانات ہیں۔" وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

"نہیں وجیہہ میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا نہ تھا بس تمہارا منتظر تھا ہاسپٹل میں اور جب یہ پتہ چلا کہ تم کراچی میں ہو تب بہت افسوس ہوا بہر حال ہمارے درمیان ایک رشتہ بھی ہے۔" وہاج کو وجیہہ کی اس بے رخی سے بہت تکلیف ہوئی تھی۔

"سوری وہاج ایک وجہ تھی جس کی وجہ سے میں نہیں آپائی۔ مجھے معاف کر دیں۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ وہاج مسکرایا۔

"کیسی ہو تم؟" وہاں نے بات بدل دی وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ کی طبیعت اب کیسی ہے درد تو نہیں ہوتا۔ بس آپ کو فون کرنے لگی تھی۔" وہاں نے اس کے بات پر مسکراتے پر اکتفا کیا۔

"درد ہوتا ہے۔ ابھی ہاسپٹل سے چھٹی ہوئی تو میں سیدھا یہاں آ گیا۔ وہاں نے اسے بتایا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔" وجیہ نے بات بدلی۔

ہاں بولو کیا بات ہے کوئی پریشانی تو نہیں ہے ناں۔" وہ فکر مند ہوا۔

"آپ جتنی جلدی ہو سکے مجھے طلاق دے دیں۔ خدا نخواستہ آپ کی فیملی کو پتہ چلا تو سب بہت ناراض ہوں گے۔

زندگی میں پہلی بار مجھے اتنے سارے لوگوں کی محبت ملی ہے جو میں کبھی کھونا نہیں چاہتی۔" اس نے تفصیلاً ساری بات بتائی۔ وہاں بہت خاموشی سے سنتا رہا کیا کہتا کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔

"میں تمہاری خواہش جلد پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ مجھے تمہاری خوشی عزیز ہے اور یاد رکھنا اگر کبھی میری

ضرورت پڑے تو بندہ حاضر ہے۔ میں تمہارے لئے ساری دنیا سے لڑ سکتا ہوں وجیہ اس لئے کہ میں تم سے محبت

کرتا ہوں۔ ہو سکے تو پہلے اپنے لیے مضبوط سہارا ڈھونڈ لو۔ میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا۔ خدا حافظ۔" وہ کہتا

ہوا کھڑا ہو گیا تھا۔ کتنی تکلیف سے کہے گئے تھے یہ جملے۔ وجیہ پر تو جیسے حیرت کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔

"وہاں۔۔۔۔۔" وہ آگے بڑھا ہی تھا جب وجیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا دایاں بازو پکڑا تھا۔ وہاں کی

سسکی نکلی تھی اور اسے اچھا لگا تھا یوں روکے جانا۔

"کیا آپ جانتے ہیں جو آپ سے منسوب ہیں وہ آپ سے کب سے کتنی محبت کرتی ہے۔ میں کسی کا حق نہیں چھین سکتی وہاں۔" اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

[illegible]

وہاں کافی دیر تک سڑکوں پر گاڑیاں دوڑاتا رہا پھر ساحل سمندر کی طرف گاڑی موڑ لی۔ وجیہ کی ساری باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔

"تو وہ میرے لئے ہی مجھے چھوڑنا چاہتی ہے کیا وہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہے۔" دل نے سوال اٹھایا۔ "مسٹر وہاج ابراہیم اس نے ایسا کب کہا ہے۔۔۔" دماغ نے فوراً تردید کی تھی۔ چہرے پر تکلیف کے آثار کہہ رہے تھے کہ میری ناراضگی پر اسے تکلیف ہوئی ہے دل نے ایک اور بہانہ بنایا۔ "اسے تم پسند ہو کیونکہ اس پر تمہارے کئی احسانات ہیں" دماغ نے پھر سے تردید کی۔ دل کو خاموش ہونا ہی پڑا کافی دیر سے احد کی کال آرہی تھی اس نے موبائل آف کر کے گاڑی میں پھینکا۔ اور سیگریٹ جلا کر لہروں کے درمیان جاکھڑا ہوا۔ "جو مجھ سے منسوب ہے تمہیں اس کی فکر ہے وجیہہ اور جس کے ساتھ نام جڑا ہے تمہارا اس کا کیا؟" وہاج ایک بار پھر خود کو کافی ہے بس محسوس کر رہا تھا۔ رات کے دو بجے تک وہ وہاں کافی سیگریٹ پی چکا تھا۔ تھک ہار کر وہ گھر کے لئے واپس لوٹا۔ اس کا

گھر ساحل سمندر سے کافی قریب تھا گھر آکر موبائل آن کیا تو احد کے ساتھ ساتھ وجیہہ کی بھی کالز آئی ہوئی تھیں۔ اس نے کال بیک کی۔ کال فوراً اٹینڈ کر لی گئی تھی۔

"تم سوئی کیوں نہیں اب تک۔" سلام کیے بغیر اس نے سوال کیا۔ میں پڑھائی کر رہی تھی۔ آپ کیوں نہیں سوئے۔" اس نے جھوٹ بولا اور وہاں کو یقین تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"میں باہر تھا ابھی آیا ہوں۔" وہاں نے سچ بتادیا۔

"باہر کیوں سب ٹھیک تو ہے ناں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وجیہہ پریشان ہوئی تھی۔

"کام تھا ایک چھوڑو تم یہ بتاؤ کال کیوں کی؟" طبیعت والی بات اس نے گول کر دی تھی۔ درحقیقت اس کے بازو میں کافی درد ہو رہا تھا ڈرائیونگ کی وجہ سے۔

"ایک دن ہوا نہیں ہاسپٹل سے آئے مگر وزیراعظم صاحب اتنے مصروف ہیں کہ کام ہی ختم نہیں ہوا۔ ملک کے

اہم امور بھی تو سمجھانے ہیں۔" وجیہہ کو سخت غصہ آیا تھا وہاں بے اختیار مسکرا دیا۔

"دوست سے اسائنمنٹ لینے تھی اس کا گھر تھوڑا دور ہے وہیں تھا وہاں نے جھوٹ بولا۔

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھیے گا۔" وہ کال کاٹنے والی تھی کہ وہاں کی آواز پر رکی۔

"سنو! شکریہ۔" وہ مسکرا دیا تھا۔

"شکریہ کس لئے؟" وہ حیران ہوئی۔

"میری فکر کرنے کے لیے تم بھی اپنا خیال رکھنا۔ سو جاؤ اب۔ اللہ حافظ۔ وہاں نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

"اے میرے رب! میں نے کبھی کسی نامحرم کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھا تو نے ہی وجیہہ کی محبت میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بغیر رہ سکتا ہوں پر خوش نہیں۔ اس کا ساتھ میری زندگی میں ہمیشہ کے لئے لکھ دے۔" عشاء کی قضا نماز پڑھ کر وہ لیٹا تو اللہ سے دعا کرنے لگا۔ آج پھر وہ اپنی ہی چیز کو مانگ رہا تھا۔

☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆ ... ☆ ☆

"آج زیان کی برتھ ڈے ہے اور تم نہیں جا رہی۔ کتنی خود غرض ہوں ناں لڑکی انہوں نے تمہیں بہن بنا کے رکھا ہے اور تم ہو کہ کیسی خالا ہو تم۔ ویسے صحیح کہتے ہیں اصل خالہ تو پھر اصل ہی ہوتی ہیں ناں۔ تم کون سا وریشہ آپ کی سگی بہن ہو۔" ساریہ نے وجیہہ کے نہ جانے کے فیصلے پر اچھی خاصی لمبی اور جذباتی تقریر کر دی تھی اور بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ ساریہ کی جذباتی تقریر کا وجیہہ پر اثر نہ ہو۔ وہ بے دلی سے اٹھی اور تیار ہونے چل دی۔

"یار کیا پہنو؟" ساریہ کو تیار دیکھ کر اس نے سارے ہینگ کپڑے اس کے سامنے کیے اس نے سفید پر بلیک کڑھائی والی کرتی کی طرف اشارہ کیا تو وجیہہ جلدی سے تیار ہونے چلی گئی۔ ہلکا سا میک اپ کر کے دوپٹہ سر پر لپیٹا اور ساریہ کی طرف بڑھی وہ احد سے کال پر بات کر رہی تھی۔

"چلو وہ نیچے کھڑا ہے۔" ساریہ دروازہ کی طرف بڑھی تو وہ بھی موبائل اٹھا کر اس کے پیچھے چل دی۔ وہ حال میں پہنچی تو سب سے پہلے دادی سے ملی اور پھر سب کی طرف بڑھی وریشہ بھی ان کے پاس آگئی تھی وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"آپی میرے شہزادے نے چلنا کب شروع کیا؟" وہ زیان کو گدگدی کرتے ہوئے بولی۔

"بس دو مہینے پہلے۔" وجیہہ کو حیرت ہوئی۔ وریشہ زیان کو اسے تھا کر حال کے داخلی دروازے کی طرف بڑھی جہاں سے مہمان داخل ہو رہے تھے۔

"تم پہلی بار اس سے ملی ہوں ناں۔ ساریہ اور زیان کو کھیلنے دیکھ کر وجیہہ نے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔
"دیکھ لو بیٹا پہلی بار ملا ہے اور کتنا مانوس ہو گیا ہے اب میں ہوں ہی اتنی اچھی کیوں زیان۔" ساریہ فخریہ انداز میں
بولی۔ وجیہہ مسکرا کر رہ گئی۔

"کتنے اچھے ہیں نہ وہاں بھائی کے گھر والے۔ میری منگنی پر تو کوئی آہی نہیں سکا تھا آج پہلی بار ملنے کا اتفاق ہوا۔"
ساریہ نے حسنہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کسی مہمان سے مل رہی تھیں۔ "ہاں سب ہی بہت اچھے ہیں۔" وجیہہ نے
زیان کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"وہاں بھائی نظر نہیں آرہے کہاں غائب ہیں۔" ساریہ نے ادھر ادھر تشویش سے دیکھا۔
"سیدھا سیدھا بولو بیٹا کہ احد نظر نہیں آرہا۔" وجیہہ نے بات گھما دی۔ ساریہ کا جاندار سا قہقہہ برآمد ہوا۔
"زیان بیٹا آپ کی مامی بہت تیز نہیں ہوتی جارہی۔" ساریہ نے زیان کو مخاطب کرتے ہوئے کن اکھیوں سے وجیہہ
کو دیکھا۔

"شرم کر لو تھوڑی سی یہاں اس کی ہونے والی مامی بھی موجود ہے۔" وجیہہ کا اشارہ سارہ کی جانب تھا۔
"اس سے پہلے ہو چکی مامی بھی تو موجود ہے۔ اب کل کس نے دیکھا ہے۔" ساریہ نے کندھے اچکائے۔ داخلی
دروازے سے وہاں اور احد داخل ہوئے وہ مہمانوں سے ملتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے۔ "اب برائے
مہربانی اپنا منہ بند رکھنا ورنہ پورے ہفتے تمہیں کھانا نہیں ملنا۔" وجیہہ نے بلیک میل کیا۔ ساریہ کو کھانا بنانا نہیں آتا
ساریہ نے مسکین سی شکل بنا کر وجیہہ کو دیکھا۔

"ماشاء اللہ وہاں بھائی آپکا بھانجا بہت ہی پیارا ہے میری تو اچھی دوستی ہو گئی ہے اس سے۔" ساریہ نے وہاں کو آتے ہی پکارا تھا۔ ساریہ کی گود سے احد نے زیان کو ساتھ لیتے ہوئے ہیں موبائل کالا کھولا۔

"ہاں جی مجھ پر گیا ہے پیارا تو ہو گا ناں۔" احد نے اس کے ساتھ سیلفی لیتے ہوئے کہا۔ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا سو خوش فہم مرے تھے تو یہ پیدا ہوا تھا۔ وہاں نے یہ بات دل میں سوچی تھی۔ احد نے زیان کو وہاں کی گود میں تھمایا اور وریشہ سے ملنے جانے لگا۔

"میں بھی چلتی ہوں رو کو احد۔" ساریہ بھی گفٹ اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔ وجیہہ بظاہر موبائل میں مصروف تھی۔ "کیسی ہو وجیہہ؟" وہاں کی نرم آواز پر اس نے سر اٹھایا۔

"ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟" اس نے بھی حال چال پوچھ کر گویا احسان کیا۔ "میں ٹھیک ہوں۔ وہاں نے زیان کو تھپکتے ہوئے بولا۔ اسے نیند آنے لگی تھی۔ اس کی گود میں ہی وہ آنکھیں بند کرنے لگا۔

"لائیں زیان کو مجھے دے دیں میں اسے سلا دوں۔" وہاں نے زیان کو اسے تھمایا۔ "کیا تم اب بھی طلاق لینا چاہتی ہو؟" وہاں نے لوگوں کو مسکراتے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" وجیہہ نے پریشانی سے ارد گرد نظر دوڑائیں اسے ساریہ پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"وہاں آپ یہاں ہیں بڑی ماما آپ کو بلا رہی ہے۔" ساریہ وہاں کو وجیہہ کے ساتھ دیکھ کر منہ بناتے ہوئے چلی آئی۔ وجیہہ نے کھڑے ہو کر سارہ سے مصافحہ کیا۔

"کس طرف ہے ماما؟" وہاج نے لان میں نظر دوڑائی۔

"میرے ساتھ آجائیں میں لے کر چلتی ہوں۔" سارہ کہہ کر آگے بڑھ گئی وہاج اس کے پیچھے چل پڑا۔

"زہر لگتی ہے یہ لڑکی مجھے۔" ساریہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں بھی سارہ نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟" وجیہہ نے استفسار کیا۔

"تمہارے اور وہاج بھائی کے درمیان کیوں آتی ہے یہ" ساریہ غصہ تھی۔

"سارہ میں آئی ہوں وہاج اور سارہ کے درمیان۔ اب تم میری محبت میں کسی کے بارے میں غلط اور بروے

خیالات نہیں رکھ سکتیں۔ یہ غلط ہے۔ اب خاموش رہنا آپی آرہی ہیں۔" وجیہہ نے اسے تنبیہ کی۔

"سو گیا یہ لڑکا۔" وریشہ نے سوتے ہوئے زیان کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔ اور وجیہہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ ہاں تو

لڑکی اب بتاؤ گھر سے چھپ کر کیوں بھاگ آئی تھی؟" وریشہ نے پھر سے وہی بات چھیڑ دی وجیہہ نے میسنی شکل

بنائی۔

"آپی پچھلی باتیں چھوڑ دیں۔ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ وجیہہ کے کہنے پر ساریہ نے ناراضگی سے

اسے دیکھا وہ جانتی تھی کہ اسے طلاق کے بارے میں ہی بات کرنی ہوگی۔

"وجیہہ یہ موقع نہیں ہے کہ تم وہ بات کرو تم بعد میں بات کر لینا۔" ساریہ نے وجیہہ کو روکا تو وہ رک گئی۔ پر وریشہ

پریشان ہو گئی تھی۔ اس کے استفسار کی وجہ سے اسے ساری بات بتانی پڑی۔

"ٹھیک ہے میں وہاج سے بات کرتی ہوں۔" وریشہ خود کافی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی اور پھر وجیہہ کو یقین

دلا کر چلی گئی۔

"کیا تم خوش ہو اپنے اس فیصلے سے وجی؟" ساریہ نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں میں خوش بھی ہوں اور پرسکون بھی۔" وجیہہ نے مسکراتے ہوئے کہا پر نہ جانے کیوں اسے وجیہہ کی مسکراہٹ مصنوعی لگ رہی تھی۔ وہ مطمئن نہ ہوئی تھی پر خاموش رہی۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

دن بہت ہی آہستہ گزر رہے تھے۔ یونیورسٹی میں بھی اس کی صرف احد سے ہی ملاقات ہو پاتی۔ ان کا فائنل سیمسٹر اختتامی مراحل میں تھا۔ امتحانات سر پر تھے اور وہاں چاہ کر بھی پڑھائی پر توجہ نہیں دے پارہا تھا۔ گھر والوں کا ارادہ تھا کہ وہاں کی یونیورسٹی ختم ہوتے ہی اس کا اور سارہ کا نکاح کر دیا جائے۔

وجیہہ مکمل اسے انور کر رہی تھی۔ اس کا ایک ہی مطالبہ تھا۔۔۔۔۔ طلاق۔۔۔۔۔! احد اور ساریہ کی شادی سیمسٹر ختم ہوتے ہی امتحانات کے ایک مہینہ بعد رکھ دی گئی تھی۔ اور اسکے بعد وجیہہ اکیلی ہو جاتی۔ وہاں نہ اسے چھوڑ سکتا تھا اور نہ اسے رکھ سکتا تھا۔

آج وہ کافی عرصے بعد چاروں ایک ساتھ بیٹھے تھے اور اس دوران بھی وجیہہ کی نظریں کینیٹین میں آنے جانے والے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"وجیہہ تم طلاق تو لینا چاہتی ہو ٹھیک ہے یہی طے ہوا تھا مگر کچھ مہیوں بعد میری اور ساریہ کی شادی ہو جائے گی تو تم اکیلی کس طرح رہو گی؟" وہ جس مقصد کیلئے بیٹھے تھے احد نے بات کا آغاز کیا۔

"اچھا اگر میں طلاق نہ لوں تو کیا وہاں مجھے اپنی بیوی کے طور پر اپنے گھر لے جاسکتے ہیں؟" وجیہہ کے سوال پر احد خاموش رہا۔ وہ دوبارہ گویا ہوئی۔ "نہیں لے جاسکتے ناں۔ تو پھر کیا صرف نام جڑا رہنے سے مجھے تحفظ مل سکتا ہے۔"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

نہیں احدا کیلے رہنے کا سوال تو پھر بھی رہیگاناں۔ ہمارا ساتھ رہنا بھی تو ممکن نہیں تو پھر نام جڑا رہے یا نہ رہے کیا فرق پڑتا ہے۔ "وجیہہ نے ایک نظر بھی وہاج کو نہیں دیکھا تھا۔ احدا خاموش رہا۔

"ہم ساتھ رہ سکتے ہیں۔ میں گھر میں بات کر لوں گا۔ جو کچھ بھی ہو گا میں سنبھال لوں گا۔" وہاج نے کہا تو احدا اور ساریہ یکدم ہی پر سکون ہو گئے تھے۔ اور وجیہہ نے پہلی بار نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ وہاج اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ پھر وہاج نے نظریں موڑ لیں تھیں۔

"اور سارہ کا کیا؟" وجیہہ نہیں چاہتی تھی کہ وہاج اپنے گھر والوں کے خلاف کھڑا ہو۔

"اسے کوئی بھی اچھا لڑکا مل جائے گا۔ تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔" ساریہ کو غصہ آیا۔

"کیا مطلب سوچ کر بتاؤں گی جب ساری بات طے ہو چکی ہے تو تم کیا سوچو گی؟" احدا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"مجھے وہاج سے محبت نہیں ہے انھیں ہو گی مجھے فرق نہیں پڑتا۔ مگر جو طوفان یہ اپنے گھر میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں اسے سہنے کی ان میں طاقت ہو گی مجھ میں نہیں۔ اس گھر کے لوگوں نے مجھے بیٹی مانا ہے اور میں ان کیلئے مشکلیں نہیں کھڑی کر سکتی۔" وجیہہ کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی۔ اس کے جانے کے بعد فضا میں خاموشی چھائی رہی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں وہاج بھائی اور گھر میں بات کریں وہ مان جائے گی۔" ساریہ وہاج کو تسلی دے کر چلی گئی۔

"فکر مت کر میرے یار سب ٹھیک ہو جائے گا۔" احدا نے اس کے کندھے تھپکے۔

"چلو یار میں گھر چلتا ہوں۔" وہاج وہاں سے اٹھ کر بوچھل قدموں سے اٹھ کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا۔

اسے وجیہہ سے اتنی خود غرضی توقع نہیں تھی۔ وہاج اگلے دن کی پہلی فلائیٹ سے پشاور آ گیا تھا۔ سارہ بھی وہیں آئی ہوئی تھی۔ وہ سب سے مل کر طبعیت خارا بی کا بہانہ بنا کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

"میرا بیٹا ٹھیک کیوں نہیں ہے خیریت تو ہے ناں وہاں؟" حسنہ اس کے روم آئیں تو اسے سوچوں میں محو دیکھ کر ٹھٹکیں۔

"میں ٹھیک ہوں ماما بس زرا طبعیت خراب ہے۔" وہاں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک بھی ہو اور طبعیت ٹھیک ہے بھی نہیں۔ مجھے تو ہمارا وہاں ٹھیک نہیں لگ رہا۔" وہ جھنجھلائیں۔

"پتہ نہیں ماما بس عجیب حالت ہو رہی ہے بے سکونی ہے۔" وہ حسنہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"میرے بیٹے کو کوئی پریشانی ہے؟" انھیں وہاں بہت زیادہ ڈسٹرب لگ رہا تھا۔

"میں سارہ سے شادی نہیں کر سکتا ماما میں وجیہہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔" میرا دل نہیں مانتا۔ "وہاں نے اپنے دل کا حال اپنی ماں کے سامنے رکھ دیا۔

"بیٹا مجھے اور وریشہ کو بھی وجیہہ بہت پسند ہے اور ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ وہ ہماری بہو ہو مگر سارہ سے تمہاری نسبت پچپن سے طے ہے جیسے الگ کرنا دو بھائیوں کو لڑوانا ہے۔ اس سے بہت بڑی قیامت آجائے گی بیٹا۔" حسنہ نے وہاں کو سمجھانا چاہا۔

"اور زبردستی کا رشتہ جو آپ لوگ ہمارے درمیان جوڑ رہے ہیں کیا میں خوش رہ پاؤں گا یا اسے خوش رکھ سکوں گا؟" وہاں نے سراٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔ جن کی آنکھوں میں پانی تھا۔

"بیٹا کیا تم دو بھائیوں کو لڑوا کر خوش رہ سکو گے؟" انہوں نے وہاں کو اسی انداز میں جواب دیا۔

"ماما میں کب چاچو اور پاپا کو لڑوانا چاہتا ہوں۔ کیا یہ مسئلہ مل بیٹھ کر حل نہیں ہو سکتا؟" وہاں کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے۔

"ماتویہ کیسا نظام ہے جس میں دو لوگوں کی پوری زندگی کا فیصلہ اپنی مرضی سے ان کی چھوٹی سی عمر میں کر دیئے جائیں چاہے بعد میں ان میں کوئی اس رشتہ کو برقرار رکھ ہی نہ پائے۔" وہ تلخ ہوا۔

"بیٹا سارہ نے اپنا دل تم سے جوڑ لیا ہے اب جب اسے سب کچھ پتہ چلے گا تو وہ کتنی ٹوٹ جائیگی۔" حسنہ کو سارہ کی فکر تھی۔

"وجیہہ کا نام جو میرے ساتھ جڑ چکا ہے میں نے تو اسے تحفظ دینے کیلئے کچھ وقت کے لیے اپنا نام اسے دے دیا تھا اور پھر جب الگ ہونا طے تھا تو اللہ نے کیوں میرے دل میں اس کی محبت ڈال دی۔" اس کی باتوں نے حسنہ کو پریشان کر دیا تھا۔

"اچھا تم فکر نہ کرو۔ اللہ سے مدد اور سکون مانگو اور صبر کرو اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔" وہ اسے تسلی دے کر چلی گئیں۔ اور اس نے اپنا سر بیڈ پر گرالیا۔

وہاں کے علاوہ کوئی اور بھی تھا جو آج بہت زیادہ ٹوٹ گیا تھا۔ وہ محبت جو محبت کو جان لینے بعد اس نے اپنی مٹھی میں چھپالی تھی آج وہ مٹھی کھولنے پر وہ مٹھی خالی نکلی تھی۔ اسے عمر کی باتیں یاد آئیں۔

"کیا مجھے عمر کی بددعائیں لگی ہے؟"

"نہیں محبت کرنے والے بد دعائیں نہیں دیتے۔ یہ سب اس کی بد دعاؤں نہیں بلکہ شاید اس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔" وہ وریشہ کو کال ملاتے ہوئے گیسٹ روم کی طرف بڑھی۔ جہاں وہ مقیم تھی۔ پشاور آنے کے بعد آج کی رات سوگ کی رات تھی۔ اس گھر کے دو مکینوں کیلئے، وہ جن کی نسبتیں طے تھیں۔۔۔۔۔

"آپی آپ فری ہیں؟" سارہ وریشہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ کتاب پڑھ رہی تھی۔

"ہاں میں فری ہوں۔ ابراہیم جب کینیڈا میں صبح ہوگی تب ہی بات کریں گے اس کے لیے مجھے ایک گھنٹہ اور جاگنا پڑے گا۔" ابراہیم اکثر بزنس کے سلسلے میں باہر ملکوں میں ہوتا تھا۔

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔" سارہ نے اپنے جذبات کو بڑی مشکلوں سے قابو میں کیا ہوا تھا۔ سارہ نے کہا تو وریشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپی میں عمر کو پسند کرتی ہوں میں وہاج سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور مجھے لگتا ہے کہ عمر بھی مجھے پسند کرتا ہے۔ میں ہمیشہ سے سب کزنز میں اس کی اچھی دوست رہی ہوں۔ مجھے یہ احساس کافی پہلے ہو گیا تھا مگر خاموش رہی مگر اب مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی پسند کرتا ہے تو آپ سے مدد لینا چاہتی ہوں۔" عمر وریشہ کا دیور تھا اور ان کی اکلوتی پھپھو کا بیٹا بھی۔ وریشہ کی شادی اپنی اکلوتی پھپھو کے بیٹے سے ہوئی تھی۔ تینوں بہن بھائی میمونہ، ممتاز کے اور وہاج کے والد الگ الگ شہروں میں رہتے تھے مگر بالکل محسوس نہ ہوتا تھا۔ اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ عمر تمہیں پسند کرتا ہے وہ ایسی غلطی کیوں کرے گا جبکہ وہ جانتا ہے کہ تمہاری اور وہاج کی شادی ہونے والی ہے۔" وریشہ نے اپنے دیور عمر کے بارے میں پوچھا۔

"آپی ہو سکتا ہے یہ صرف میری خوش فہمی ہو۔ لیکن بہر حال میں انہیں پسند کرتی ہوں۔ میری کوئی بہن نہیں ہمیشہ سے آپ کو ہی بہن مانا ہے آپ ہی میری مدد کریں۔ میں وہاج سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔" سارہ نے مان سے کہا تھا۔

"اور میرا بھائی وہاج۔ اس کا کیا وہ نہیں مانے گا اور سب سے بڑھ کر اس سے پھوپھو (میمونہ) چاچو (ممتاز) اور پاپا میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے۔" وریشہ نے سارے مسائل اس کے سامنے رکھ دیئے۔

"آپی وہاج اور میری عادات بہت مختلف ہیں وہاج کو بہت سی لڑکیاں پسند کرتی ہیں ان کے لئے لڑکیوں کی کمی نہیں۔ رہی بات تایا جان پاپا اور پھوپھو کی لڑائی کی بات تو ایسا نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا آپ کو شش تو کریں۔ اللہ کو شش کرنے والوں کی کو شش ضائع نہیں کرتا۔" سارہ نے آنسو اندر اتارتے ہوئے کہا تھا۔

"سارہ کیا تمہیں سچائی معلوم ہو گئی ہے؟" وریشہ نے اسے بغور دیکھا تھا۔ سارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"دیکھو سارہ تم وہاج کو غلط مت سمجھنا اور نہ وجیہہ کو۔" وریشہ نے ساری تفصیل سارہ کو بتادی اور عباس رضوی کے بارے میں بھی سب بتادیا جسے سن کر سارہ حیران رہ گئی۔

"کیا واقعی وجیہہ نے اتنی آزمائش برداشت کی ہے؟" اس نے حیرانگی سے کہا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وجیہہ نے اتنی تکالیف برداشت کی ہیں۔ دراصل اس کی اپنی زندگی بہت پرسکون اور پرسائش گزری تھی۔

"جانتی ہو وہ مسلسل وہاج سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے کیونکہ وہ تمہارے اور وہاج کے درمیان نہیں آنا چاہتی۔" سارہ نے اس کی بات سن کر چہرہ جھکا لیا۔ وہ وجیہہ کو کتنا غلط سمجھتی آئی تھی۔ جب بھی وہ وجیہہ اور وہاج کو ساتھ دیکھتی تو نہ جانے کیوں اسے برا لگتا تھا۔

"آپی میں وہاج سے محبت نہیں کرتی میں عمر سے محبت کرتی ہو پھر درمیان میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے درمیان بچپن کی نسبت کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا شاید اللہ نے میری دعائیں سن لیں۔ اب آپ میری مدد

کریں اور اور اس طرح آپ وہاج کی مدد بھی کر سکیں گی۔ "سارہ نے کہا تو وریشہ نے پرسوج انداز میں اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو میں کراچی جا کر اور پھپھو اور عمر سے بات کرتی ہوں۔" وریشہ نے اسے یقین دلایا تو سارہ مسکراتے لگی۔ سارہ بمشکل کچھ دیر ہی وہاں بیٹھ سکی اور پھر ابراہیم کی کال آنے لگی تو وہ اپنے کمرے میں واپس آگئی۔ یہاں آکر اس نے خود پر چڑھا قربانی کا خول اتار دیا تھا اور سارے ضبط ٹوٹ گئے۔

"سارہ اگر دو انسان ہوں ایک تم سے محبت کرتا ہوں اور ایک سے تم محبت کرتی ہو اور جس سے تم محبت کرتی ہو وہ کسی اور سے محبت کرتا ہو تو تم کس کو منتخب کرو گی؟" کالج کے گراؤنڈ میں اسکی دوست نے اس سے سوال کیا تھا۔ "میں اس کا انتخاب کروں گی جو مجھ سے محبت کرے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کو منتخب کرنے سے کیا حاصل ہو گا جو ہماری محبت کی قدر ہی نہ کرتا ہو۔ بلکہ اس کی ساری محبت کسی اور کیلئے ہو میں اپنی محبت کی قربانی دے دوں گی۔" سارہ کو اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد آرہے تھے جو اس نے کچھ سالوں پہلے کہے تھے۔

"تم شاید اس لیے کہہ رہی ہو کہ تمہیں لگتا ہے تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ کہنا آسان ہوتا ہے سارہ پر جن کے ساتھ ایسا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کتنا مشکل ہے یہ فیصلہ کرنا کہ کس کا انتخاب کیا جائے۔" سارہ کو آج واقعی سمجھ آگیا تھا کہ کہنا بہت آسان ہے جبکہ حالات سہنا انتہائی کٹھن ہے۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

وہاج اور سارہ کی شادی کی تاریخ طے ہونے کی خوشی میں وہاج کے گھر دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ وریشہ نے عمر سے بات کی تو سارہ کے خدشات بالکل ٹھیک نکلے تھے۔ عمر بھی اس سے محبت کرتا تھا مگر کبھی کہا نہیں کیونکہ ان کی شادی ہونا بظاہر ناممکن تھا۔ وریشہ کو سکون محسوس ہوا وہ کافی عرصے سے دعا کرتی آرہی تھی کہ وہاج کی خواہش

پوری ہو جائے اور وجیہہ ہی ان کے گھر کی بہو بنے اور اب اسے یوں لگ رہا تھا کہ اللہ نے اس کی دعا سن لی ہے اب انہیں دعا کے ساتھ ساتھ بڑوں کو بھی راضی کرنا تھا اور یہ اسے ایک امتحان سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

وریشہ نے احد، ساریہ، سارہ اور عمر کے ساتھ مل کر پہلے تو میمونہ سے بات کی اور انہیں اس بات پر راضی کیا کہ وہ اپنے بھائیوں سے بات کریں سارہ کے والد ممتاز صاحب اور وہاج کے والد کو راضی کرنے سے پہلے انہیں دادی ماں کو بھی راضی کرنا تھا۔

"بیٹا مجھے اپنے بیٹے اور بھتیجے کی خوشی بھی عزیز ہے مگر وہاج کے ساتھ حق تلفی ہے یہ تو۔" میمونہ نے اپنے بھائیوں سے بات کرنے پر بمشکل رضامندی ظاہر کی تو انہیں وہاج کی فکر ستانے لگی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وریشہ کو وہاج اور وجیہہ کی حقیقت بتانی پڑی۔ جسے سن کر وہ بھی حیران رہ گئی۔ ان سب نے مل کر دادی ماں سے بات کی تو وہ بہت غصہ ہوئیں انہوں نے انہیں بہت سمجھایا اور آخر کار نکاح کی بات بتانی پڑی جس کے بعد وہ کچھ رضامند ہوئیں۔ ان کے خاندان میں طلاقوں کو بہت غلط سمجھا جاتا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وجیہہ کی حق تلفی ہو۔ دل میں انہیں وہاج پر بہت فخر محسوس ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر میرے بیٹے مان گئے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" دادی ماں نے کہا تو سب نے سکون کا سانس لیا۔ اور دعوت کے دن بات کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

"ممتاز بھائی اور وقار بھائی میں آپ دونوں سے بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔" میمونہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ حالانکہ انہوں نے کبھی اپنی بہن پر بے جا سختیاں نہیں کی تھی۔

"ہاں بولو بہن کیا بات ہے۔" وہاج کے والد نے کہا تو انہوں نے پہلے سب کی طرف دیکھا۔ وہاج ہال میں ہونے کے باوجود متوجہ نہیں تھا۔

"بھائی میری بات تحمل سے سنئیے گا۔ میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ سارہ اور عمر کا نکاح کر دیا جائے۔" وہ خاموش ہوئیں تھی کہ ممتاز اور وقار شا کڈ رہ گئے۔

"کیا بے وقوفوں والی باتیں کر رہی ہو۔" ممتاز کو غصہ آگیا تھا۔ "میمونہ کیا تم بھول گئی ہو آج ہم کیوں جمع ہوئے ہیں اگر تم بھول گئی ہو تو میں یاد دلاتا ہوں ہم یہاں وہاج اور سارہ کی شادی کی باقاعدہ تاریخ طے کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔" ممتاز نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے کہا تھا تحمل سے سن لیجئے گا میری بات۔ میمونہ نے منہ بنایا۔ وہ دوبارہ گویا ہوئیں۔" سارہ اور وہاج کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی ہم نے یہ بات آپ دونوں کو بتانا چاہی ہے کہ سارہ اور عمر ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں جبکہ وہاج وجیہہ میں دلچسپی رکھتا ہے۔ دراصل سارہ اور وہاج میں کبھی بھی ذہنی ہم آہنگی رہی ہی نہیں۔" وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئیں۔ ممتاز اور وقار کو مزید شا کڈ لگا۔ وہاج حیران سا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وریشہ اور ساریہ نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"لیکن خاندان میں سب کو وہاج اور سارہ کی نسبت کے بارے میں معلوم ہے۔" ممتاز نے کہا تو سب نے میمونہ کی جانب دیکھا۔

"بھائی خاندان والوں کی باتوں سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ سب بچے میری نظر میں برابر ہیں۔ سارہ اپنی پھپھو کے گھر کی بہو بنے یا تایا کی کسی کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ لوگ تو کہیں گے ہمارا کام ہے انکو رکھنا یا انہیں پیار سے سمجھا دینگے

کہ یہ ہمارا خاندانی مسئلہ ہے اب جتنی باتیں ہوتی ہے وہ ہوں۔ ہمیں اپنے بچوں کی خوشیاں عزیز ہونی چاہیے۔"

میمونہ اتنی زیادہ پڑھی لکھی نہ تھیں مگر سب بچوں نے مل کر ان کی آنکھیں کھول دی تھیں۔

"ماموں ہم یہ بھی تو کر سکتے ہیں کہ خاندان سے بچپن کی منگنیاں ہونے کا سلسلہ ختم کر دیا جائے۔ ان سے بہت سے نقصانات ہیں۔ بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ ذہنی ہم آہنگی نہیں ہوتی مگر پھر عورت کو قربانی دے کر نباہ کرنا پڑتا ہے۔"

ابراہیم پہلی مرتبہ بولا تھا۔

"جیسے جیسے خاندان میں علم کا رواج بڑھ رہا ہے لوگ پڑھنے لگے ہیں بہت سی غلط روایات کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں مگر کر نہیں پاتے کہ کہیں پرانے خیالوں کے لوگ اور روایت پسند طبقہ اسے بغاوت کا نام نہ دے دے۔" ممتاز نے اپنے دل کی بات کہی۔ وقار نے بھی تائید کی۔

"تو پھر ماموں یہ پہلی اینٹ ہم ہی کیوں نہ رکھیں۔" عمر نے سنجیدگی سے کہا۔

"بابا میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں آپ سب کو۔" وہاج نے بھی ہمت کی۔

میں وجیہہ سے نکاح کر چکا ہوں۔ میں نے یہ نکاح اس کو پسند کرنے کی وجہ سے نہیں کیا تھا بلکہ میں نے اسے تحفظ دینے کے لیے اس سے نکاح کیا تھا۔ محبت نہیں تھی ہمارے درمیان۔ ہمارے درمیان طے یہی ہوا تھا کہ جیسے ہی اس کی پریشانی ختم ہوگی میں اسے طلاق دے دوں گا۔ اور اب جب وہ طلاق کا مطالبہ کرنے لگی ہے تو مجھے احساس ہوا کہ مجھے اسے چھوڑنا اتنا آسان نہیں۔" وہاج نے سفہاء کی بات چھپالی تھی اور باقی ساری نکاح کی بات اور عباس رضوی کو اس کے انجام تک پہنچانے کی تفصیل سب کو بتادی۔" وہاج کے والد اس کے گلے لگ گئے تھے۔

"مجھے اپنے بیٹے پر فخر محسوس ہو رہا ہے جس نے ایک عورت کو بچانے کے لئے اپنی زندگی کی فکر نہیں کی اور صرف وجیہ ہی نہیں بہت سی عزتوں کو محفوظ کر لیا۔" وہ دیر تک اس کے گلے لگے رہے۔ سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

"نہیں انکل کوئی ہم غریب لوگوں کو بھی دیکھ لے۔ ہم نے بھی عباس رضوی کے لیے میرا مطلب ہے اس سے لڑنے کے لئے نیندیں قربان کی ہیں آپ کے ہیر و بیٹے کے ساتھ۔" احد نے شکوہ کیا۔ سب نم آنکھوں سے ہنس دیئے۔

☆☆...☆☆...☆☆...☆☆

اگلے دو دن رہ کر کراچی کے مکین واپس کراچی آ گئے تھے۔ احد اور ساریہ کی شادی میں ابھی دو مہینے باقی تھے جبکہ سارہ اور عمر کا نکاح اور وہاج کا وجیہہ کے ساتھ ولیمہ اسی مہینے کی آخری تاریخوں میں طے کر دیا گیا تھا۔ "جامیرے بھائی تو جا کر بھابھی کو منا ہم لنچ کرنے جا رہے ہیں۔" احد ساریہ کو لے کر چلا گیا جبکہ وہاج بھی ایئر پورٹ سے سیدھا وجیہہ کے گھر پہنچا تھا۔ کافی دیر تک ڈور بجاتا رہا پر کسی نے دروازہ نہ کھولا تو وہاج یکدم ہی پریشان ہو گیا۔ اس نے وجیہہ کا نمبر ڈائل کیا تو موبائل آف تھا۔ اس نے دوبارہ ڈور بیل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا وہاج کی جان میں جان آئی۔

"تمہیں نہیں لگتا تم بہت زیادہ سوتی ہو۔" وہاج سیدھا اندر آ گیا تھا اور وہ حیران و پریشان سی نیند سے بو جھل آنکھیں لیے دروازہ پر ہی کھڑی تھی۔

"مجھے لگا ساریہ آگئی ہے۔ وہ اسلام آباد گئی ہوئی تھی لیکن میں تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ بتا کر آتی ہے۔" وہ دروازہ بند کر کے اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی۔

"ویسے آپ بھی تو پشاور میں تھے ناں کراچی کب آئے؟" اس نے کیا تو وہاں نے انجان بننے کی اداکاری شروع کر دی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ میں پشاور میں ہوں؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہماری ملاقات دو ہفتے پہلے ہوئی تھی ناں؟" "ساریہ نے بتایا تھا۔" وجیہہ نے سپاٹ سے انداز میں جواب دیا۔

"اوہ تو ہمارا ذکر بھی ہوتا ہے امیروں کی محفل میں۔" وہاں نے بے تکا شکوہ کیا۔ "ہا ہا ہا! امیر ہم نہیں امیر آپ ہیں۔" وجیہہ نے طنز کیا۔

"خیر میں آپ کو کچھ بتانے آیا تھا۔" وہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جس پر وجیہہ کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔

"گھر میں سب مان گئے ہیں۔ میں نے سب کو بتا دیا ہمارے نکاح کا۔ وہ رکا اور پھر مزید گویا ہوا۔

"وجیہہ میری محبت پاک اور خالص تھی اللہ نے مجھے ناامید نہیں کیا۔" وجیہہ کو یقین نہیں آیا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ کے گھر والے کیسے مان سکتے ہیں۔ سارہ کے پاپا اور آپ کے پاپا کے تعلقات

خراب ہو سکتے ہیں۔" وجیہہ حیران تھی۔ وہاں نے اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اور پھر ساریہ صاحبہ بھی آپ سب کے ساتھ تھیں واہ بھئی۔" نہ جانے کیوں وجیہہ کو اندر

تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔

"لیکن وہاں سارہ عمر کو کیسے پسند کر سکتی ہے وہ تو آپ سے محبت کرتی ہے۔ وہ جھوٹ تو نہیں بول رہی۔" وجیہہ

وہاں کو بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔

"وہ دونوں ہمیشہ اچھے دوست رہے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے ہیں۔ ایسا انہوں نے خود کہا۔" وہاج پر سکون تھا پرو جیہہ کے لیے یہ بات قبول کرنا انتہائی مشکل تھا۔

"خیر تم ان سب باتوں کو چھوڑو تم میمونہ پھپھو کے گھر جاؤ وہاں سے وریشہ اور پھپھو کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے تم نے۔ ساریہ بھی کچھ دیر میں وہیں آرہی ہے۔ اس مہینے کی آخری تاریخوں میں ہمارا ولیمہ ہے اور ساتھ میں عمر اور سارہ کا نکاح بھی۔" وہاج نے حکم صادر کیا۔

"ویسے وہاج یہ اتنی آسانی سے کس طرح ہو گیا۔ بظاہر اتنا آسان تو نہیں تھا۔" وجیہہ کو سب کچھ جیسے خواب لگ رہا تھا اس نے ہمیشہ اپنے لیے خیر کی دعا مانگی تھی اور وہاج جو ہمیشہ سے اس کے لیے خیر ثابت ہوا تھا، خیر کی صورت میں اسکے ساتھ ہمیشہ کے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ وہ خوش تھی مگر ظاہر نہ کیا۔

"کہتے ہیں ناں دعائیں کبھی رد نہیں ہوتی شاید کچھ سچی اور خالص محبتوں کی دعاؤں کے زیر اثر اللہ نے ہمارا ساتھ لکھ دیا۔" وہ مسکرایا تھا۔

"لیکن میں نے تو آپ کا ساتھ کبھی بھی نہیں مانگا۔" وجیہہ نے سادگی سے سچ بتا دیا۔

"کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو وجیہہ؟ اگر نہیں کرتی ہو تو بتا دو مجھے تمہاری خوشی عزیز ہے اب چاہے خوشی ہمارے ساتھ میں ہو یا الگ ہونے میں۔" وہاج نے سنجیدگی سے سوال کیا تو وجیہہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا وہاج مسکرا ہٹ روک نہ سکا۔

"ابھی بھی مت کہنا کہ ہاں ہے محبت کہیں تمہاری شان میں کمی نہ آجائے۔" وہاج نے ملا متی انداز میں کہا اور اس کے سر پر چپٹ لگاتا صوفے پر لیٹ گیا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے" وجیہہ آنکھیں نکالے آکھڑی ہوئی اور اسے گھورنے میں مصروف تھی۔ وہاں حیران پریشان اسے دیکھنے لگا

"سارے کشن دوسرے صوفے پر کیوں پھینک دیئے۔" وجیہہ مسلسل اسے گھور رہی تھی۔

"استغفر اللہ! ابھی تو رخصتی میں نہیں ہوئی اور یہ شیرنی کی طرح مجھ سے لڑنے لگی ہے۔ وہاں بیٹا تیرا اللہ ہی حافظ ہے۔" اس نے آخری جملہ احد کا دہرایا تو وجیہہ ہنسی روک نہ سکی۔

"ساری زندگی یوں ہی ہنستی رہنا۔" وہاں مسکراتے ہوئے بولا۔ وجیہہ بھی مسکرا دی۔

یہ زندگی بہت قیمتی ہے اس میں کچھ دن صرف خوشی اور کچھ دن صرف غموں کی نظر نہیں ہو سکتے۔ مایوسی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر خزاں کے بعد بہار اور ہر رات کے بعد دن ہے۔ مسلسل تبدیلیوں اور آزمائشوں کا نام ہی تو زندگی ہے۔

ختم شد